Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 27

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

14-رمضان 1436 ہجری قمری   2-وفا 1394 ہش   2-جولائی 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو، خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہوجائے چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہوجاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہوجاوے

(ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو، خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہوجائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سُنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر یک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سُننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کررہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتح منداور غالب ہوجانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہوجائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کرلو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یادرکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہوسکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہوجائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیوں کر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اِس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچکر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاؤ۔ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہوجاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کردیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدائے تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچاسکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر یک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُؤا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنّم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہوجاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہوجاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔☆

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 546 تا 548)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہر احمدی عورت ہمیشہ اپنے سامنے اس بات کو رکھے کہ اُس نے اِس زمانے کے لہو و لعب اور چکا چوند اور فیشن اور دنیا داری کے پیچھے نہیں چلنا

ایک احمدی اور خاص طور پر احمدی عورت کو اور احمدی بچی کو جس نے احمدیت کی نسلوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، جس پر احمدی نسلوں کی نگرانی کی بھی ذمہ داری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی ہے، اسے شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں

احمدی بچیاں پڑھائی میں عموماً ہوشیار ہوتی ہیں۔ انہیں میڈیسن کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے اور دین کی تعلیم تو ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے لازمی ہے

بچیوں کے لئے زبانیں سیکھنا بڑی اچھی بات ہے اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ جماعت کو بھی فائدہ ہوگا ترجمہ کرنے والی میسّر آجائیں گی۔ دنیا کو بھی فائدہ ہوگا، آپ کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ تو بچیوں کو ایسے مضامین لینے چاہئیں جو اُن کے لئے انسانیت کے لئے، آئندہ نسلوں کے لئے فائدہ مند ہوں اور سب سے بڑھ کر دین سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے

اگر ہر احمدی عورت اپنے اندر یہ انقلاب پیدا کرلے کہ اس نے ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہے اور اپنے اندر نیک اعمال کو جاری کرنا ہے، صالح اعمال کو جاری کرنا ہے تو آپ دیکھیں گی کہ دنیا میں احمدیت کس تیزی سے پھیلتی ہے، انشاء اللہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر 29 رجولائی 2006ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (النحل:98-97)

ایک احمدی مسلمان عورت اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر جتنا بھی شکر کرے کم ہے کہ اُس نے یا اسے احمدی گھروں میں پیدا کیا یا احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی جہاں اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کا علم اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ہوا۔ اور نہ صرف علم ہوا بلکہ قرآنی تعلیم کے عین مطابق آپ نے اپنے ماننے والوں کو اس بات کا پابند رہنے کی تلقین فرمائی کہ عورت کا حق اسے دو، اس کی عزت کرو، اس سے نرمی اور پیار اور محبت سے پیش آؤ۔

ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اپنے ماننے والے اُس خاص صحابی کو جو نیکی و تقویٰ میں خاص مقام رکھتے تھے بیوی پر سختی کرنے سے منع کریں۔ دیکھیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے خاص مددگاروں میں سے تھے اور بڑا مقام تھا لیکن بیوی پر سختی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ برداشت نہیں، اس بات کو اللہ تعالیٰ برداشت نہیں کرسکتا کہ بلاوجہ اُس ذات سے سختی کی جائے جسے نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اُس عورت کو ایک ادنیٰ چیز سمجھا جائے۔ وہ عورت جو مومنہ ہے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والی ہے کیوں بلاوجہ اسے سختی کا نشانہ بنایا جائے۔ اِس لئے اِس کام سے اُسے روکو انہیں سمجھاؤ کہ ایسی عورتوں سے عزت و احترام کا سلوک کرو۔ چنانچہ الہام ہوا کہ "یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ "اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ رِفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیز کیں نہیں ہیں"۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75 حاشیہ)

پھر آپ بعض لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عورتوں پر ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا اور کنیزوں اور بہائم سے بھی بدتر اُن سے سلوک کرتا ہے۔ یعنی نوکروں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بُری طرح سلوک کرتے ہیں۔ فرمایا یہ بڑی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔

پھر آپ مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں نہیں۔ ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن۔ اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں؟ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 403۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو یہ ہے اُس تعلیم کی ایک جھلک جو اسلام نے ہمیں دی اور جس کی اس زمانے میں پھر نئے سرے سے تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی، ہمیں سمجھایا۔ تو اس خوبصورت تعلیم کی مثالیں آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے قائم کروائیں تھیں اور اس کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرتے ہوئے آپ نے اعلان فرمایا تھا کہ مَیں تم سے سب سے زیادہ بیویوں سے بہترین سلوک کرنے والا ہوں۔ لیکن جیسا کہ اسلام کے دوسرے احکامات اور زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ عمل میں کمی آ گئی یہی حال اس حکم کا بھی ہوا اس کی کوئی وقعت نہیں رہی کہ عورت کا خیال رکھو، اس کی عزت کرو، اس کا احترام کرو، اس کے حقوق ادا کرو کیونکہ ایک نیک اور عملِ صالح کرنے والی عورت کا مقام ایسا ہے جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔

پس اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے کہا عورت کے متعلقہ حکموں پر عمل کرنے میں کمی آ گئی ہے اس لئے اس رسول کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام کو اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف متوجہ فرمایا کہ اپنی جماعت میں عورتوں کے حقوق قائم کرواؤ، اس صنف نازک کو جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیشے سے تشبیہ دی ہے جس کے ساتھ سختی اُسے کرچی کرچی کرسکتی ہے، ٹکڑے ٹکڑے کرسکتی ہے۔ جس کے جسم کی بناوٹ نازک ہے، جس کے جذبات کو بھی خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ نرمی اور رأفت سے پیش آنا چاہئے۔ یہ پسلی کی ہڈی سے مشابہ ہے اس کی اصل شکل سے ہی فائدہ اٹھاؤ۔ پس آپ کو جب ایسے امام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے جس کو اس زمانے میں پھر براہ راست آپ کے حقوق قائم کروانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، پھر آپ کو کس قدر اس خدا کا شکر گزار ہوتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمیں دیئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں جو تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار احکامات دیئے ہیں۔ بعض جگہ صرف مومنو! یہ کام کرو کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ بعض جگہ عورت، مرد دونوں کو علیحدہ علیحدہ مخاطب کر کے احکامات عطا فرمائے ہیں۔ جہاں بھی یہ حکم ہے کہ اے مومنو! یہ کام کرو۔ اس سے مراد مرد و عورت دونوں ہیں اور اس بات کی وضاحت بھی فرمادی کہ جو احکامات قرآن کریم میں ہیں وہ تم سب مومن مردوں اور مومن عورتوں پر عائد ہوتے ہیں اس لئے اُن کی بجا آوری کی کوشش کرو۔ اور اگر تم یہ اعمال صالح بجالاؤ گے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے زندگی بخش انعامات سے نوازے گا۔ جو اس زندگی میں بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بھر دیں گے اور آخرت میں بھی، جیسا کہ فرماتا ہے نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ (حٰم السجدة:32) یعنی ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔ اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب

باقی خطاب حضور انور صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے تو ہم روز دیکھتے ہیں لیکن جب کہیں سفر پر جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کئی گنا زیادہ بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پروگراموں میں برکت ڈالتا ہے اور تبلیغ اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی بڑی کثرت سے لوگوں کو پہنچتا ہے اور پھر لوگوں پر اس کا اثر بھی ہوتا ہے

جس طرح جرمنی کے جلسے اور دوسرے پروگراموں میں اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے اور جس طرح اسلام احمدیت کا پیغام ان دنوں میں وسیع پیمانے پر ملک کے وسیع حصّے میں پھیلا ہے یہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ذکر کیا جائے اور خاص طور پر جرمنی جماعت کو بہت زیادہ شکرگزار ہونا چاہئے اور اسے ان فضلوں پر شکرگزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مشرقی یورپ اور ہمسایہ ممالک سے بہت سے لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے ان میں بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم ہوتے ہیں۔ ان میں بعض بیعت بھی کر لیتے ہیں

مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے جلسہ سالانہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کے بارہ میں نہایت خوشکن اور گہرے اثرات پر مشتمل تأثرات کا اجمالی تذکرہ

مجموعی طور پر اس دفعہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بڑے اچھے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزا دے جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا

اس دورہ کے دوران بعض مساجد کے افتتاح بھی ہوئے۔ ان مواقع پر بھی مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا

مساجد کے افتتاح کے حوالہ سے الیکٹرانک میڈیا اور اخبارات میں وسیع کوریج

ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ سالانہ اور دیگر مختلف پروگراموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر

کئی ملین افراد تک ان ذرائع سے اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا

اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعتیں ان فضلوں کو سنبھالنے والی ہوں اور جلسے کی برکات وسیع تر پھیلتی چلی جائیں

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین صاحب بدؔر درویش قادیان کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12؍جون 2015ء بمطابق 12احسان 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ: 11)۔ پر عمل کرے۔‘‘ فرمایا: خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 649 بحوالہ الحکم 10 اپریل 1903ء صفحہ 1-2 جلد 7 نمبر 13)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے تو ہم روز دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور نعمتوں کی طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ کرنے والے بھی ہونے چاہئیں۔ لیکن جب مَیں سفر پر جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کئی گنا زیادہ بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پروگراموں میں برکت ڈالتا ہے اور تبلیغ اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی بڑی کثرت سے لوگوں کو پہنچتا ہے اور پھر لوگوں پر اس کا اثر بھی ہوتا ہے۔

گزشتہ دنوں جب جرمنی کے دورے پر گیا ہوں تو اصل مقصد تو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت تھی لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ خود ہی ایسے پروگرام بھی کروا دیتا ہے جو اسلام کے حقیقی تعارف اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کو ہر حالت میں دعا کا طالب رہنا چاہئے۔ یقیناً اس کے بغیر تو ہمارا ایک قدم بھی اٹھانا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا مانگنی چاہئے اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی دیتا رہے۔ اور پھر فرمایا کہ دعا کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کے فضل ہوں یا اللہ تعالیٰ خود ہی اپنی صفات کے جلوے دکھاتے ہوئے اپنے فضلوں کو اس سے کئی گنا بڑھ کر عطا کر رہا ہو جتنی ہماری دعا اور کوشش ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہلے سے بڑھ کر یاد کرنا اور ان کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اور یہی چیز پھر مومنین کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرتی ہے۔ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ایک جوش پیدا ہوتا ہے تاکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعامات مزید بڑھیں۔

پس جس طرح جرمنی کے جلسے اور دوسرے پروگراموں میں اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے اور جس طرح اسلام احمدیت کا پیغام ان دنوں میں وسیع پیمانے پر ملک کے وسیع حصے میں پھیلا ہے یا اس تک پہنچا ہے یہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ذکر کیا جائے اور خاص طور پر جرمنی جماعت کو بہت زیادہ شکرگزار ہونا چاہئے اور اسے ان فضلوں پر شکرگزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں۔

دلوں تک پہنچنا تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بغیر ممکن نہیں۔ کوئی انسان کسی کے دل تک نہیں پہنچ سکتا اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو۔ انسان چاہے لاکھ کوشش کرے اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو کوئی پیغام اثر نہیں کرتا۔ بعض دفعہ پُر جوش مقررین کی تقریریں بھی اثر نہیں کرتیں لیکن ایک سادہ اور عام فہم انداز میں بات اثر کر جاتی ہے۔ پس اس کے نظّارے ہمیں جلسے پر نظر آئے۔ وہاں جو غیر مہمان آئے ہوئے تھے ان کے تأثرات میں اس کا اظہار رہا۔ ان کا مختصر ذکر مَیں اس وقت آپ کے سامنے کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مشرقی یورپ اور ہمسایہ ممالک سے بہت سے لوگ جلسے میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم ہوتے ہیں جو احمدیوں کے تعلقات کی وجہ سے حقیقت جاننے کے لئے آ جاتے ہیں اور پھر ان پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ زمانے کے امام کے غلاموں میں شامل ہو جاتے ہیں، بیعت کر لیتے ہیں۔ اس سال بھی جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے میسیڈونیا، بوسنیا، کوسووو، مونٹی نیگرو، بلغاریہ، البانیا، لیٹویا، رشیا، ہنگری، لتھوینیا، کروشیا اور سلووینیا کے ممالک سے وفود آئے تھے۔ اسی طرح ہمسایہ یورپی ملک جو ہیں بیلجیم، ہالینڈ، فرانس، سویڈن، سپین، اٹلی یہاں سے بھی نو مبائعین اور غیر از جماعت مہمان آئے۔ اسی طرح جرمنی میں آباد رشین ممالک کے احمدی اور غیر از جماعت احباب اور اسی طرح ترکی کے احمدی اور غیر از جماعت احباب بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ ان سب کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہوئیں، سوال جواب بھی ہوئے۔ چند ایک کے تأثرات میں پیش کرتا ہوں۔

البانیا سے سولہ افراد آئے ہوئے تھے۔ دو نے جلسے کی کارروائی دیکھ کر بیعت بھی کر لی۔ ایک دوست ایرْوِین جیپا (Ervin Xhepa) صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ دونوں قانون کے شعبے سے منسلک ہیں۔ یہ خود تو احمدی ہیں لیکن ان کی اہلیہ نے جلسے میں شمولیت سے پہلے بیعت نہیں کی تھی لیکن الحمد للہ کہ جلسے میں شامل ہو کر اور بعد میں ملاقات کر کے انہوں نے بھی بیعت کر لی اور یہ کہنے لگیں کہ جلسے کے تجربات نہایت غیر معمولی تھے جس سے محبت، اخلاص اور بے لوث خدمت کا مظاہرہ انہوں نے دیکھا۔ کہتی ہیں اس کا میرے دل پر بڑا غیر معمولی اثر ہوا۔ یہ بھی قانون دان ہیں، یہ بھی وکیل ہیں۔ کہتی ہیں کہ میرے خاوند نے مجھے بہت تبلیغ کی تھی اور کافی عرصے سے احمدیت کی خوبصورتی میرے دل میں بیٹھ چکی تھی لیکن آج کامل یقین سے جماعت احمدیہ کو قبول کرتی ہوں۔ اور ملاقات کے دوران بھی وہ مستقل روتی رہیں۔ یہ بھی نہیں کہ بڑی عمر کی ہیں۔ نوجوان ہیں اور نوجوانوں میں بھی حقیقی اسلام پہچاننے کی طرف بہت توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

اسی طرح ایک دوست ابراہیم تُرْشِلا (Ibrahim Turshilla) صاحب ہیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے اعلان کیا کہ میں بھی احمدی ہوتا ہوں اور بیعت کر کے شامل ہو گئے۔ کہتے ہیں میں نے یہ فیصلہ کرنے میں بڑی دیر کی ہے لیکن پھر بھی آج پورے یقین سے شامل ہوتا ہوں اور میرا یہ فیصلہ بڑا صحیح ہے۔

کوسووو سے آنے والے ایک دوست اگرون (Agron) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں مَیں پچھلے سال بھی آیا تھا لیکن گزشتہ سال کے مقابلے پر جلسے کے انتظامات میں غیر معمولی وسعت اور نمایاں تبدیلی محسوس کی ہے۔ پس یہ وسعت اور تبدیلی اور بہتری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہے۔ اور اس بات کو انتظامیہ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنانے میں مزید کردار ادا کرنا چاہئے اور ان کی شکر گزاری بڑھنی چاہئے۔

میسیڈونیا سے بھی 62 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں سے چودہ عیسائی تھے۔ ستائیس غیر احمدی مسلمان تھے اور یہ تقریباً دو ہزار کلومیٹر کا طویل سفر کر کے 36 گھنٹے کے سفر کے بعد پہنچا تھا۔ ان میں دو ٹی وی چینلز کے دو صحافی بھی تھے اور مختلف مناظر بھی فلماتے رہے۔ انہوں نے مختلف لوگوں کے انٹرویو بھی لئے اور کہتے ہیں کہ وہاں جا کے ہم ایک ٹی وی پروگرام بنائیں گے اور اس میں یہ دکھائیں گے۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان نے کہا کہ جلسے میں شامل ہو کر اس کی یادوں کے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔ جلسے کے انتظامات کا کام ایسا ہے کہ کوئی بھی ادارہ مشکل سے سرانجام دے سکتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ایک بڑا ملک بھی اس معیار کا پروگرام منعقد نہیں کر سکتا۔

پھر میسیڈونیا کے ایک صاحب ہیں وہ کہتے ہیں زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ متأثر اسلام کے پیغام نے کیا ہے جو مجھے اب یہاں سے ملا۔ آپ کے پاس دیواروں پر جو پیغام لکھا ہؤا ہے وہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں آپ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان باتوں نے میرے دل پر بڑا گہرا اثر کیا ہے۔ پھر میسیڈونیا سے ہی ایک مہمان ٹونی (Toni) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں بطور صحافی مَیں دنیا کے مختلف پروگراموں میں شامل ہؤا ہوں لیکن یہ سب سے اچھا پروگرام تھا۔ سب کچھ اچھے طریقے سے آرگنائز کیا گیا تھا۔ یہاں ڈسپلن تھا۔ مجھے اس بات نے سب سے زیادہ متأثر کیا کہ سب لوگ خدا کے نزدیک برابر ہیں۔ سب افراد میں برداشت ہے۔ مذہب، قوم، زبان کی وجہ سے آپس میں اختلافات نہیں ہیں۔ ایک غیر مسلم کی حیثیت سے یہ بات میرے لئے بہت اہم ہے۔ پھر میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان کہتے ہیں کہ جلسے پر پہلی بار شامل ہؤا ہوں اور میرے لئے سب کچھ نیا تھا۔ مَیں نہیں جانتا تھا کہ اسلام میں ایسی جماعت بھی موجود ہے۔ اس جلسے میں شامل ہونے کے بعد اب اپنے آپ کو علمی طور پر بہتر محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے احمدیت کے بارے میں زیادہ علم حاصل ہؤا ہے اور تجربہ بھی۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ مَیں اس جماعت کا ہی حصہ ہوں۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا اکٹھا ہونا اور سب کی ضروریات کا خیال رکھنا یہ بہت بڑا کام ہے۔

پھر ان کی مجھ سے ملاقات بھی ہوئی۔ اس کے بعد یہ کہنے لگے کہ جو کچھ میں نے آپ سے سنا ہے اس کے بارے میں غور کروں گا کہ ہمارے اور احمدیوں کے درمیان کیا فرق ہے۔ ان کا سوال یہی تھا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ کہتے ہیں جو کچھ مَیں نے آپ سے سنا مجھے بہت اچھا لگا ہے۔ میرا پیغام جماعت کو یہ ہے کہ میرے ملک اور دیگر ممالک جہاں بھی جماعت قائم نہیں ہے وہاں احمدیت کے مشنری بھجوائے جائیں جو وہاں لوگوں کو بتائیں کہ احمدیت کیا ہے۔ اور یہ مطالبے اِکّا دُکّا نہیں، بہت ساری جگہوں سے آتے ہیں۔

میسیڈونیا کے وفد کے ایک مہمان دراگان (Dragan) صاحب تھے۔ کہتے ہیں میرا مسلمانوں سے پہلی مرتبہ اس طرح اتنا قریبی تعارف ہوا ہے اور ایسی تقاریر سنی ہیں جو اسلامی تعلیم کے بارے میں تھیں۔ یہاں مسلمانوں نے ہمارا استقبال ایسے کیا جیسے وہ ہمیشہ سے ہمیں جانتے ہوں۔

بوسنیا کے ایک صاحب کہتے ہیں۔ پہلے ان کا جماعت کے ساتھ اتنا مضبوط تعلق نہیں تھا لیکن امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کے بعد ان میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور جماعت اور خصوصاً خلیفۃ المسیح کے لئے ان کے دل میں احترام بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

سویڈن سے ایک رشین فیملی آئی تھی۔ ان کے ایک اَور دوست آئی تورے صاحب تھے۔ اپنی فیملی کے ساتھ جلسے میں شامل ہوئے۔ انہوں نے 2013ء میں احمدیت قبول کی تھی مگر مجھ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ مجھ سے ملاقات کے بعد بڑے جذباتی تھے اور بڑے پُر جوش تھے اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ میرا خیال نہیں تھا کہ مصروفیت کی وجہ سے ملاقات ہو گی لیکن موقع پیدا ہو گیا۔ مربی صاحب نے لکھا کہ آتے ہوئے تو ہر دو گھنٹے بعد رکنے کا کہتے تھے تا کہ پھر کے اپنی ٹانگ تھوڑی سی strech کر کے درست کر سکیں لیکن واپسی پر سترہ گھنٹے کا سفر انہوں نے بغیر رُکے کیا۔ اور جب ان سے گھر پہنچ کے پوچھا کہ اس دفعہ آپ رستے میں رکے نہیں۔ کہنے لگے کہ جلسے کی برکات ہیں۔ مجھے تو احساس ہی نہیں رہا کہ میری ٹانگ میں کوئی تکلیف تھی۔

پھر کروشین وفد تھا۔ اس کی ایک رکن یاسیپا (Josipa) صاحبہ نے کہا کہ جلسہ سالانہ پر آنے سے قبل میں نے جماعت کے موجودہ سربراہ کی کتاب World crisis and the pathway to peace کا مطالعہ کیا۔ اس طرح سال 2014ء اور 15ء میں امن کے بارے میں سمپوزیم میں خلیفۃ المسیح کے دونوں خطابات کا بھی مطالعہ کیا۔ میرے ذہن میں یہ تاثر تھا کہ جماعت کے سربراہ بعض معاملات میں سخت موقف رکھتے ہوتے ہیں اور سخت مزاج ہوں گے تا ہم یہ تاثر ملاقات کے بعد زائل ہو گیا اور اس کے بعد انہوں نے مزید تحقیق جماعت کے بارے میں کرنی شروع کی۔

ہنگری کے ایک دوست مے زے ای (Mezei) صاحب جلسے میں شامل ہوئے۔ پولیس کے محکمے میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں۔ اب ہنگری کے ایک انقلابی وزیر اعظم کے نام پر ایک فنڈ قائم ہؤا ہے اس کے ذریعے یہ انسانیت کی خدمت کے کام کرتے ہیں۔ یہ مذہباً عیسائی ہیں۔ وہ اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ چھوٹا بڑا ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کر رہا تھا۔ پیار سے مل رہا تھا۔ مجھے ان لوگوں کی زبان تو سمجھ نہیں آئی لیکن ان کے چہرے کے تأثرات سے لگ رہا تھا کہ یہ لوگ پیار بانٹ رہے ہیں۔ میں نے دنیا دیکھی ہے اور مشرق سے لے کر مغرب تک اس قسم کا نظارہ نہیں دیکھا۔ مجھ پر اس جلسے کا عجیب اثر ہؤا ہے۔ یقیناً مَیں اپنے دوستوں کو، جاننے والوں کو بھی جماعت احمدیہ کے جلسے کے متعلق بتاؤں گا۔

پھر ہنگری کے ہی ایک گابور پیٹر (Gabor Peter) صاحب ہیں۔ یہ مذہباً یہودی ہیں۔ ہمارے جو مبلغ ہیں انہوں نے بتایا کہ جلسے میں شامل ہونے سے پہلے جب ان سے اسلام اور یہودیت کے حوالے سے بات ہوتی تھی تو بسا اوقات کج بحثی بھی کرتے لیکن جب ان کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو کہنے لگے کہ آپ لوگ Love for all, hatred for none پر صرف ایمان نہیں لاتے بلکہ میں نے خود دیکھ لیا ہے کہ آپ لوگ اس ماٹو پر عمل کرتے ہیں اور اب انہوں نے کہا ہے کہ جماعت کو ہنگری میں کسی بھی قسم کے معاملے میں کوئی بھی ضرورت ہو تو وہ تعاون کریں گے۔ پس یہ تبدیلیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے۔

ہنگری سے آنے والے وفد میں ایک دوست اسماعیل صاحب شامل تھے۔ ان کا تعلق ویسے برکینا فاسو سے ہے لیکن ہنگری میں مقیم ہیں۔ ان کی اہلیہ ہنگیرین ہیں۔ وہاں کچھ عرصہ پہلے بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ ان کی دو بچیاں ہیں ان کے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ لیکن اہلیہ نے کہا کہ بچیوں کو علیحدہ میں نہیں جانے دوں گی۔ پتا نہیں کن مسلمانوں میں تم جا رہے ہو۔ اس لئے بچیوں کی نانی ساتھ آئی تھی اور یہاں آ کے ان پہ تو جو اثر ہونا تھا ہؤا۔ پہلے تو جلسے کی مختلف کارروائی دیکھی۔ One comunity, one leader جو ویڈیو ہے وہ بھی دکھائی گئی۔ اس کا بھی ان پر خاص اثر ہؤا اور جلسہ گاہ پہنچنے سے پہلے کہنے لگیں کہ مَیں سر ڈھانکنے کے لئے کچھ نہیں لائی۔ بہر حال پھر ساتھ والی عورتوں سے دوپٹہ مانگا، سکارف مانگا اور سر ڈھانکا اور ملاقات کے دوران بھی بڑی جذباتی تھیں کہ یہ بالکل

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

”سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 328)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری مع فیملی۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اَور دنیا ہے جو مَیں دیکھ رہی ہوں۔ ہمارے جو تحفظات تھے بالکل دُور ہو گئے ہیں۔

پھر جرمنی میں ایک دوست سلیمان صاحب ہیں۔ سینٹرل ریپبلک آف افریقہ سے ان کا تعلق ہے۔ کہتے ہیں مجھے جلسے کی دعوت ملی تو میرا خیال تھا کہ پچاس یا سو لوگوں کی تبلیغی نشست ہو گی جس میں تھوڑی بہت باتیں ہوں گی اور کھانا پینا ہو گا۔ پھر سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔ لیکن یہاں آنے کے بعد تو میرا نظریہ یکسر بدل گیا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں افراد جمع تھے۔ مَیں تو جلسے کے نظارے کے اس سحر سے باہر نہیں نکل سکا۔ یہاں کی ہر چیز ہی مسحور کن ہے اور آپ کا تبلیغ کرنے کا انداز ہی نرالا ہے۔ اگر اسی طرز پر تبلیغ کی جائے تو کوئی بدقسمت ہی ہو گا جو انکار کرے۔

مونٹینیگرو سے آنے والے ایک صاحب راغب شپتافی (Ragip Shaptafi) صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے تقاریر سنیں، انتظامات دیکھے، غیر معمولی چیزیں تھیں۔

اسی طرح راغب صاحب نے بتایا کہ مونٹینیگرو میں مسلمانوں کے نزدیک عموماً یہی مشہور ہے کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہیں کرتی لیکن جو شخص جماعت کو قریب سے دیکھتا ہے تو اس پر فی الفور واضح ہو جاتا ہے کہ یہ محض جھوٹ ہے جو مولویوں نے پھیلایا ہوا ہے۔

پھر مراکش کے ایک دوست جو بیلجیم میں رہتے ہیں، کہتے ہیں کہ اپنے جذبات کو بیان نہیں کر سکتا۔ ایسا روحانی نظارہ ہے جس نے میری روح کی گہرائی تک اثر کیا ہے۔ اسلام کی صحیح تصویر مجھے یہاں نظر آئی ہے۔ کہتے ہیں خلیفۂ وقت کو دیکھ کر اور آپ کی تقاریر سن کر میرا نظریہ احمدیت کے بارے میں تبدیل ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے ایسی بیعت کی توفیق دے کہ مَیں دین کا خادم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والا بنوں۔

ایک جرمن دوست ہیکو فرہینکل (Heiko Fahnicke) صاحب کہتے ہیں۔ یہ میرا پہلا موقع تھا کہ میں احمدیت کے بارے میں کچھ جان سکوں۔ پھر میرے بارے میں انہوں نے کہا کہ جو بھی انہوں نے کہا سچ کہا۔ اگر تمام انسان اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو پوری دنیا میں امن پھیل جائے۔ میں نے اپنی توقعات سے بڑھ کر اسلام کے بارے میں یہاں سے سیکھا ہے اور مجھے بہت مزا آیا ہے۔

فرانس کے ایک نومبائع آن لی آنفان (Anly Anfane) صاحب جزائر کموروز کے رہنے والے ہیں۔ تین ہفتے پہلے ہی انہوں نے بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں میں مسلمان تو تھا مگر استقامت نہیں ملتی تھی۔ کل جب خلیفۃ المسیح کے پیچھے جمعہ پڑھا تو مجھے بہت مزا آیا اور زندگی میں پہلی بار نماز میں رونا آیا۔ جماعت میں داخل ہونے سے قبل میرے سارے کام پھنسے ہوئے تھے لیکن جب سے احمدی ہؤا ہوں میرے سارے کام آسان ہو گئے ہیں اور روزانہ خدا تعالیٰ کے نشان نظر آ رہے ہیں۔

ایک طالبعلم ایڈگروس (Edgaras) کہتے ہیں کہ یہاں آنے سے قبل میرے ذہن میں الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام کے بارے میں بہت غلط تصور قائم تھا۔ لیکن خطابات سن کر اور جلسے کے پروگرام دیکھ کر سب کچھ مختلف لگا۔ لوگوں کا رویّہ بہت مثبت تھا اور آج حقیقی اسلام کو آپ لوگوں کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔

اسی طرح بہت سارے لوگوں کے تأثرات ہیں۔

لتھوینیا سے آنے والے ایک وکیل نے کہا کہ مَیں جلسے میں شامل ہو کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ میں نے آپ کے خلیفہ کے خطابات سنے۔ اسلام کے بارے میں یہ میرے لئے نیا تجربہ ہے۔ یہاں آ کر مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہؤا ہے۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں اور ایک وکیل ہونے کی حیثیت سے اب لتھوینیا میں آپ کی جماعت کی ایکٹوٹیز (activities) میں قانونی طور پر پوری مدد اور کوشش کروں گا اور آپ کا ساتھ دوں گا۔

بوسنیا سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے ایک زندہ خدا کے بارے میں تصور پیش کیا۔ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے اور دکھاتی بھی ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے۔ اور یہ بات ہمیں آپ نے بڑے آسان الفاظ میں مگر عمدہ رنگ میں بیان کر کے سکھائی۔

پھر ایک صاحب ہیں جو جرمنی اور بیلجیم کے بارڈر پر رہتے ہیں۔ پہلے سے مسلمان ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ جرمنی پر آنے سے پہلے تک میں مذہب اور جماعت کو سنجیدگی سے نہیں لیتا تھا لیکن جلسے میں شامل ہو کر میرے جذبات کی کایا پلٹ گئی ہے۔ جس جماعت کو میں سنجیدہ نہیں لیتا تھا اسی جماعت نے میری زندگی کے بہترین دن مجھے جلسہ سالانہ کی شکل میں دکھائے۔ پھر انہوں نے اپنی ایک لمبی خواب کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔

اسی طرح ایک جرمن نو احمدی پیٹرک (Patrick) صاحب کہتے ہیں کہ مجھے آج بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور اس کی وجہ خلیفۃ المسیح کا جرمن مہمانوں سے خطاب تھا (جو انگلش میں ہوتا ہے)۔ مجھے احمدیہ مسلم جماعت میں خلافت کے ذریعے سچی محبت نظر آئی ہے۔ میرا دل محبت اور نور سے پُر ہے۔

عبداللہ صاحب ایک سیرین ہیں۔ ان کے والد کئی سالوں سے احمدی تھے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ رشیا میں رہتے تھے لیکن اب پڑھائی کے سلسلے میں ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ ان کے والد صاحب کے ذریعے انہیں تبلیغ تو ہوتی رہی لیکن ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ جلسے میں شرکت کے بعد باوجود اس کے کہ جلسے سے پہلے مبلغ صاحب کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ان کے روز سوال و جواب ہوتے تھے اور یہ نہیں مان رہے تھے۔ پھر آخر مبلغ نے ان کو کہا کہ پھر یہی ہے کہ آپ دعا کریں۔ کہتے ہیں میں دعا بھی کرتا ہوں۔ تو ان کو بتایا کہ آپ درد سے اور الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی کرے۔ جلسے کے دوسرے روز جو میرا خطاب تھا اور اس کے بعد تبلیغی مہمانوں کے ساتھ میٹنگ تھی۔ پتا نہیں یہ اس میں شامل تھے کہ نہیں بہر حال خطاب والے روز ہی کہتے ہیں ہمارے مبلغ سے کہا کہ مجھے قرآن کریم سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی صرف ایک دلیل دے دیں۔ ہمارے مبلغ نے ان کو دلیل دی اور بعض پیشگوئیاں اور جماعت کی ترقی کے بارے میں بھی بات کی۔ کہنے لگے مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نشان دکھا دیا ہے۔ کہنے لگے کہ رات میں نے اللہ تعالیٰ سے بڑے تضرع اور الحاح سے دعا کی اور رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ بڑی سی دیوار پر جلی حروف میں اَلْاَحْمَدِیّۃ لکھا ہوا ہے اور اس میں غیر معمولی نور پھوٹ رہا ہے۔ اور اسی طرح جب میں جرمن سے خطاب کر رہا تھا تو کہتے ہیں کہ اس دوران ہی میں نے دل میں نشان مانگا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ اس دوران ہی میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش خلیفۃ المسیح کے ساتھ اور آپ کے قرب میں کھڑے ہونے کا موقع ہوتا یا اس وقت مجھے موقع مل جائے تو کہتے ہیں کچھ دیر کے بعد ایسے محسوس ہؤا جیسے ایک لمحے کے لئے مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی ہے اور میں نے دیکھا کہ میں سٹیج میں خلیفۃ المسیح کے پہلو میں کھڑا ہوں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ حق میرے پر کھل گیا۔ کہتے ہیں قرآن شریف کی دلیل تو میں نے محض انشراح، اطمینان کے لئے مانگی تھی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دعا کے بعد اور اس خواب کے بعد میری تسلی ہو گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

اسی طرح الجزائر کے ایک دوست ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہر بار جلسے میں شرکت میرے ایمان میں غیر معمولی اضافے کا سبب بنتی ہے اور ہر بار خدا تعالیٰ کی بے بہا نصرتوں کے نظارے دیکھتا ہوں۔ جلسے میں مجھے محسوس ہؤا جیسے میں جنت میں ہوں۔ یہاں زبانوں اور طبیعتوں اور قوموں کے اختلاف کے باوجود ہر طرف سے السلام علیکم کی آواز اہل جنت کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کا قول ہے تَحِیَّتُھُمۡ فِیۡھَا سَلَامٌ۔ اس کی یاد دلاتی ہے۔

اٹلی سے آنے والے ایک عیسائی مہمان تھے۔ یہ اٹلی کی ایک تنظیم ہے Religion for peace، اس کے جنرل سیکرٹری ہیں اور ویٹیکن سٹی میں کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیتھولک تھیالوجی کے بارے میں مختلف کتب بھی لکھ چکے ہیں۔ یہ بڑا اچھا اثر لے کر گئے بلکہ انہوں نے واپس اٹلی جا کر مضمون لکھا۔ ان کا ایک اپنا رسالہ ہے جسے ہزاروں کی تعداد میں لوگ پڑھتے ہیں۔ مضمون میں انہوں نے تحریر کیا کہ مجھے اعتراف کرنا پڑے گا کہ جلسہ سالانہ کا منظر نہایت حیران کن تھا۔ انسان کی نظر جب بڑے بڑے حروف میں لکھے پیغام 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' پر پڑتی ہے تو پہلا سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ کیا یہ لوگ واقعی مسلمان ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ واقعی مسلمان ہیں۔ وہاں کا ماحول عجیب محبت اور یگانگت سے پُر ہؤا ہؤا تھا۔ مَیں نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے جوان، بوڑھے، بچے اور فیملیاں ایک نہایت منظم جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس بات نے بھی مجھے بہت متأثر کیا کہ وہاں پر سینکڑوں لوگ بغیر کسی معاوضہ کے رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں بلکہ جو شخص مجھے کار میں ہوٹل سے جلسہ گاہ لے کر جاتا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنی ملازمت سے اس جلسے کے لئے بغیر تنخواہ کے دو ہفتے کی رخصت لی ہے۔ پھر میرے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کی تقاریر سے بڑا متأثر ہوا ہوں۔ سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والی تھیں۔ ان الفاظ میں پیار، بھائی چارہ، اتحاد اور یگانگت ملی۔ تو یہ ایک تفصیلی مضمون بھی انہوں نے وہاں شائع کر دیا۔

ایک سیرین ڈاکٹر جو جلسے میں شامل تھے کہتے ہیں کہ ایسی منظم تنظیم میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔ ہم تو چھ بندوں کو نہیں سنبھال سکتے اور یہاں چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع ہیں اور کوئی دھکّم پیل نہیں۔ مَیں تہ دل سے حضرت مرزا صاحب اور آپ کے خلیفہ کا احترام اور عزت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں مَیں نے براہین احمدیہ مکمل پڑھی ہے۔ خدا کی قسم انیسویں صدی میں، نہ عرب میں اور نہ کسی اور ملک میں اسلام کے دفاع میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سینہ بھی کھولے اور قبولیت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی برکات غیر معمولی ہوتی ہیں۔ غیر معمولی اثرات ہوتے ہیں۔ بہت کم میں نے بیان کئے ہیں اور جو بیان کئے ہیں ان کو بھی خلاصۃً بیان کیا ہے۔

اسی طرح بعض مہمانوں نے اپنے بعض تحفظات کا بھی ڈرتے ڈرتے ذکر کیا۔ خوبیاں تو بیان کرتے ہیں لیکن جو بعض باتیں توجہ دلانے والی ہوتی ہیں اس طرف مہمان عموماً شرم کی وجہ سے توجہ نہیں دلاتا۔ لیکن یہاں دو خواتین ایسی بھی تھیں جن میں ایک البانیا کی ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ دلائی کہ عورتوں میں مَیں نے دیکھا کہ سالن اور روٹی کا ضیاع بہت ہو رہا تھا۔ تو جہاں بہت ساری خوبیاں ہیں اس کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جرمنی کی جو انتظامیہ ہے خاص طور پر لجنہ ان کو چاہئے کہ کھانے والیوں کو توجہ دلاتی رہیں کہ کھانا اور روٹی ضائع نہ کیا کریں۔

اسی طرح میسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون نے رہائش کے بارے میں کہا کہ رہائش بہت دور تھی اور ہمیں بڑا سفر کر کے آنا پڑتا تھا۔ اس کی وجہ سے تھکاوٹ ہو جاتی تھی تو ایسے لوگوں کے لئے بھی جرمنی کی انتظامیہ کو قریب انتظام کرنا چاہئے۔

کلام الامام

"اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو......تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ڈرنا چاہئے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 641۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

طالب دُعا: حفیظ احمد الٰہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی و افراد خاندان

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

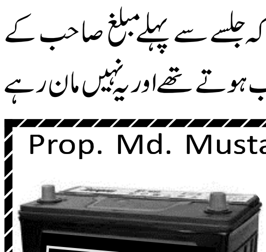

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی و افراد خاندان

اسی طرح افسر جلسہ سالانہ نے بھی بعض باتیں نوٹ کی ہیں اور اپنی باتیں خود نوٹ کرنا ہی اصل میں بہتری کی طرف لے جاتا ہے۔ اس طرف بھی آئندہ توجہ دینی چاہئے۔ ایک تو لوگوں کا گند پھینکنا، صفائی کا خیال نہ رکھنا، اس طرف آئندہ لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے اور ہر ایک کو ایک دوسرے کو صفائی کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ پھر کھانے کے بارے میں بھی بعضوں نے کہا۔ جبکہ لنگر خانوں میں جو کھانا پکتا ہے وہ ایک طرح کا ہی پک سکتا ہے۔ بعضوں کو اعتراض پیدا ہوا کہ پاستہ (Pasta) وغیرہ نہیں ہے، وہ ہونا چاہئے۔ یہاں اصل چیز تو روحانی غذا ہے جو کھانے کے لئے احمدی آتے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ جو بھی کھانا ملتا ہے وہ کھا لینا چاہئے۔ اور اسی طرح ہوگا کہ ایک ہی کھانا پکے گا۔

پھر بعض دفعہ بعض کارکن بعض معاملات میں سخت ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے تو یہ دیکھ لیا کریں کہ اگر کوئی ضرورتمند ہے اور اس کی ضرورت جائز ہے تو قواعد سے ہٹ کر بھی اگر اس کی کوئی ضرورت پوری کی جاسکتی ہے تو کر دینی چاہئے۔ کارکنوں کو ہمیشہ نرمی اور سہولت کا سلوک کرنا چاہئے۔

بہر حال مجموعی طور پر اس دفعہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بڑے اچھے تھے۔ افسر جلسہ سالانہ اور ان کی ٹیم نے گزشتہ سالوں کی نسبت بہت بہتر کام کیا ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی کمیاں بڑے انتظام میں رہ جاتی ہیں ان پر بھی نظر رکھیں تو آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید بہتری پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزا دے جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا۔ باوجود اس کے کہ توقع سے زیادہ مہمان آگئے تھے ان کے لئے بستر بھی مہیا کر دیئے گئے۔ پہلے ایک رات مسئلہ پڑا تھا لیکن اگلے دن ٹھیک ہو گیا اور بڑے اچھے طریقے سے حل ہو گیا۔ باقی پچھلے سال میں آواز وغیرہ کے معاملے میں جو کمزوریاں تھیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُور ہو گئیں۔ بہر حال جیسا کہ میں کارکنان کا شکریہ ادا کیا کرتا ہوں ان سب کا شکریہ۔

اس کے علاوہ دورہ کے دوران بعض مساجد کے افتتاح بھی ہوئے۔ ان کا بھی مَیں مختصر ذکر کر دیتا ہوں۔ آخن میں مسجد کا افتتاح ہوا تو وہاں آخن شہر کے ایک رہائشی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ کہنے لگے دو تین سال پہلے مَیں نے یورپین پارلیمنٹ میں بھی خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تھا۔ آج میں درحقیقت اس غرض سے آیا تھا تا کہ یہ دیکھوں اور موازنہ کروں کہ کیا آپ کے خلیفہ صرف بڑی شخصیات کے سامنے اور اہم پلیٹ فارم پر ہی امن کی تعلیم پیش کرتے ہیں یا پھر دوسرے چھوٹے پروگراموں میں بھی جہاں کم اقتدار رکھنے والے لوگ شامل ہوں وہاں بھی امن کی بات ہی پیش کرتے ہیں۔ یہ دیکھنے لگے تھے کہ دوغلی پالیسی تو نہیں ہو رہی۔ چنانچہ آج میں نے خلیفہ کا خطاب سنا ہے۔ آپ نے وہی تعلیم پیش کی ہے جو یورپین پارلیمنٹ میں کی تھی۔ آپ نے سب کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے، رواداری اختیار کرنے، صبر کا برتاؤ کرنے اور حوصلہ دکھانے اور آپس میں نیکی سے پیش آنے کی تلقین کی ہے۔ ان سب باتوں نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔

اسی طرح شہر کے میئر صاحب اور دوسرے لوگ تھے سب نے اظہار کیا۔ وہاں صوبہ ہیسن (Hessen) میں ہناؤ میں بھی مسجد بیت الواحد کا افتتاح ہوا تھا۔ وہاں کے ضلعی کمشنر جو ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں انہوں نے بھی اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کی تقریر نے ہم پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ آپ غیر مسلمان شہریوں سے براہ راست مخاطب ہوئے اور تمام انسانوں کو توجہ دلائی کہ وہ ایک خدا کی طرف سے ہیں اس لئے ایک دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور مسائل کو امن کی راہوں پر چلتے ہوئے حل کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس تقریر کو انٹرنیٹ پر بھی مہیا کرنا چاہئے۔ وہاں انہوں نے سکرپٹ (script) کا فوری مطالبہ بھی کیا۔

پھر جرمنی کی ایک خاتون ممبر پارلیمنٹ تھیں۔ کہتی ہیں کہ آج مجھے بہت خوشی ہے کہ اس مسجد کے افتتاح میں شامل ہو رہی ہوں۔ اس سے قبل میں فلورس ہائم شہر کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی موجود تھی۔ آج کل جب کہ اسلام کی تعلیم کے بارے میں خدشات پائے جاتے ہیں تو پھر یہ ضروری ہے کہ ہم سب مل کر امن کا پیغام دیں اور آج یہاں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر بتاتی ہے کہ ہم سب مل کر امن اور محبت اور بھائی چارے کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور یہ مسجد اس بات کا بھی واضح اظہار ہے کہ یہ احمدیوں کا وطن ہے۔

پھر بہت سارے اور تأثرات بھی ہیں۔ ایک مہمان نے کہا کہ میرے لئے بہت مشکل تھا کہ اسلام کے بارے میں کوئی اچھی رائے بناؤں۔ مگر آج خلیفۃ المسیح نے جو اسلام پیش کیا ہے اس اسلام کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ اسلام امن اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور اسلام کا یہ تصور قرآن کے مفہوم کے عین مطابق ہے۔

ایک انجنیئر نے مسجد کی تعمیر میں کام بھی کیا ہے وہ میرے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے جتنی بھی باتیں کیں مَیں ان سب سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ میرا خیال تھا کہ یہ تقریب چرچ کی تقریبوں کی طرح ہوگی جن میں زیادہ دکھاوا ہوتا ہے لیکن ایک سادہ اور بہت اچھی تقریب تھی۔

الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے ان سارے پروگراموں کی کوریج بھی بہت ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر مختلف اخبارات میں تقریباً اٹھاسی خبریں شائع ہوئیں۔ اسی طرح آٹھ مختلف ریڈیو سٹیشن اور چار مختلف ٹی وی چینلز پر خبریں نشر ہوئیں۔ ان اخبارات، ریڈیو سٹیشن اور ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے کل ایک سو چھ یا ایک سو سات ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالے سے مختلف اخبارات میں کل چھتیس خبریں شائع ہوئیں اور ان اخبارات کی رِیڈرشپ (readership) کل بتیس ملین کے قریب بتائی جاتی ہے۔ تین مختلف ریڈیو سٹیشنوں نے بھی جلسہ کے حوالے سے خبر نشر کی۔ ان کے ریڈیو سٹیشن کافی مشہور ہیں۔ اسی طرح چار مختلف ٹی وی چینل نے بھی جلسہ سالانہ کے حوالے سے خبریں نشر کیں۔ اس کے علاوہ جلسے کے آخری دن ایک خاتون صحافی نے میرا ایک انٹرویو لیا تھا وہ دو حصوں میں بطور فلم شائع ہونا ہے۔ یہ جرمنی کا سب سے بڑا آن لائن اخبار ہے۔ ان کی اشاعت ساڑھے سترہ ملین سے زیادہ ہے۔ گویا دونوں خبروں کی مجموعی اشاعت چونتیس ملین ہوگی۔

پھر مساجد کے افتتاح کے حوالے سے مختلف اخبارات میں پچاس کے قریب خبریں آئیں۔ ان اخبارات کی رِیڈرشِپ کی کُل تعداد باسٹھ ملین کے قریب بنتی ہے۔ دو ریڈیو سٹیشنوں نے بھی بیت الواحد ہناؤ کی مسجد کے افتتاح کے حوالے سے خبر نشر کی۔ اس کے علاوہ جرمنی کے مشہور ٹی وی چینل آر ٹی ایل (RTL) نے بھی افتتاحی تقریب کے موقع پر ایک انٹرویو لیا تھا اور اسی روز شام کو دو منٹ اور تیئس سیکنڈ کی خبر دی۔

پھر آخن کی مسجد کے بارہ میں تین اخبارات میں خبر چھپی جو وہاں لوکل اخبارات ہیں۔ تقریباً ایک لاکھ سولہ ہزار ان کے پڑھنے والے ہیں۔ پھر ایک مسجد کا سنگِ بنیاد تھا وہاں کے اخبارات نے جو خبریں شائع کیں ان کے پڑھنے والوں کی تعداد چھ ملین بتائی جاتی ہے۔

فیشٹا (Vechta) میں مسجد کا افتتاح تھا۔ اخبارات میں چار خبریں شائع ہوئیں۔ ان اخبارات کی کل ریڈرِشپ (readership) قریباً چھبیس لاکھ ہے۔ وہاں ایک اخبار دی سائٹ (Die Zeit) ہے۔ اس میں میرا ایک انٹرویو شائع ہوا۔ اور یہ ہفت روزہ اخبار ہے جو 1946ء سے ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔ اوسطاً پانچ لاکھ کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے اور اس کے پڑھنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ملین تک بتائی جاتی ہے۔ اسی طرح اس اخبار کے آن لائن ایڈیشن کو انٹرنیٹ پر دیکھنے والوں کی تعداد پانچ ملین کے قریب ہے۔ یہ احمدی صحافی ہیں جنہوں نے انٹرویو لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی بھی اب میڈیا میں آ رہے ہیں اور اسلام کا حقیقی پیغام اب اس ذریعہ سے پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و فراست میں اور برکت عطا فرمائے۔

پس جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی اور تربیتی ترقی کا باعث بنتا ہے جس کا اظہار احباب و خواتین مجھے اپنے خطوں میں کرتے رہتے ہیں وہاں غیروں کو بھی اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا باعث بنتا ہے اور اس طرح سے بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔

کئی لوگ جو انتظامیہ کے علم کے مطابق پہلے بیعت کے لئے تیار نہیں تھے، میرے سے ملاقات اور چند سوال پوچھنے کے بعد بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔ پس کس کس فضل اور احسان کا انسان شکر ادا کرے۔ کس کس انعام کا شکر ادا کرے جو اللہ تعالیٰ ہم پر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اب جماعتیں ان فضلوں کو سنبھالنے والی بھی ہوں اور یہ نئی بیعتیں کرنے والے جو لوگ ہیں ان کو بھی صحیح رنگ میں اپنے اندر سمو سکیں اور جلسے کی یہ برکات وسیع تر پھیلتی چلی جائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جو شامل ہوئے ان کو بھی ان برکات سے مستقل فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو حقیقی شکر گزار بنائے۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھوں گا جو مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین صاحب بدرؔ درویش قادیان کا ہے۔ یکم جون 2015ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق دیودرگ کرناٹک سے تھا۔ آپ کی شادی مکرم محمد دین صاحب بدر سے ہوئی جو تین سو تیرہ قدیمی درویشان میں سے تھے۔ مرحومہ اپنے بچوں کو ہمیشہ نیکی، تقویٰ سے زندگی بسر کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی نصائح کیا کرتی تھیں۔ درویشانہ تنگ دستی اور کثیر عیال کے باوجود صبر اور رضائے الٰہی پر ہمیشہ قائم رہیں۔ آپ نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے دو بیٹے سلسلے کی خدمت میں مصروف ہیں۔ مکرم مبشر احمد صاحب بدر نائب صدر عمومی اور لوکل مربی اور مکرم طاہر احمد صاحب بدر نائب ناظر بیت المال خرچ مقرر ہیں جبکہ ایک داماد مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید ہیں اور دوسرے داماد مکرم شمس الدین صاحب معلم کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے، اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

❁...❁...❁

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

☆ ڈورونز دیک سے آئی ہوئی احمدی فیملیز اور احباب جماعت کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ والہانہ ملاقات ☆ کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا وطالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات ☆ مکرم نادر احمد سندھو صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ نے دل کی بیماریوں کے بارہ میں، ☆ مکرم ظہیر احمد صاحب پی. ایچ. ڈی سٹوڈنٹ آف ٹیکنیکل یونیورسٹی فرائی برگ نے ری ایکٹرز سے حاصل ہونے والے ہائی لیول ریڈیو ایکٹوویسٹ سے متعلق، ☆ مکرمہ مہ پارہ سلطان صاحبہ نے برین ٹیومر کے بارہ میں اپنی اپنی ریسرچ پیش کی ☆ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی معلومات طلبا کے ساتھ شیئر کیں نیز طلبا وطالبات کے سوالات کے جوابات دیئے اور مفید مشوروں سے نوازا ☆ تقریب آمین کا انعقاد ☆

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 30 مئی 2015 بروز ہفتہ کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقات

بعد ازاں ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 134 افراد اور 35 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 33 جماعتوں سے آئی تھیں۔ KOLN سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر اور اوسنا بروک سے آنے والی فیملیز 330 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے دوران ملاقات اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

آج کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دو علیحدہ علیحدہ پروگرام رکھے گئے تھے۔

پہلا پروگرام طلبا کا تھا اور اس کا انتظام مسجد کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے اور طلباء کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزم ارسلان باجوہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم نوید احمد صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے اپنی رپورٹ کارگزاری پیش کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیہ مسلم جماعت سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن میں باقاعدہ طلبا کا DATA اور کوائف اکٹھے کئے جارہے ہیں۔ اس وقت تک ہم 70 فیصد طلبا کے کوائف اپنے ریکارڈ میں لا چکے ہیں اور ان طلبا کی تعداد 369 ہے۔

☆ ہمارے ریکارڈ کے مطابق 67 فیصد Bachlor کر رہے ہیں، 19 فیصد Master کر رہے ہیں، 10 فیصد State Examination کر رہے ہیں، 2.4 فیصد PhD کر رہے ہیں اور 1.1 فیصد Diploma کر رہے ہیں۔

☆ ان 369 میں سے درج ذیل مختلف فیلڈ میں سٹوڈنٹس پڑھ رہے رہیں:

37 فیصد engineering میں پڑھ رہے ہیں، 18 فیصد informatics پڑھ رہے ہیں، 17 فیصد economic sciences پڑھ رہے ہیں، 9 فیصد natural science پڑھ رہے ہیں، 7 فیصد human/cultural sciences پڑھ رہے ہیں، 5 فیصد میڈیسن پڑھ رہے ہیں، 5 فیصد law پڑھ رہے ہیں اور 2 فیصد lectureship پڑھ رہے ہیں۔

☆ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی کی مختلف 26 یونیورسٹیز سے باقاعدہ رابطے میں ہے اور ان رابطوں کے تحت ان یونیورسٹیز میں مختلف پروگرامز کا انعقاد کرواتی ہے مثلاً اس وقت جرمنی کی 12 یونیورسٹیوں میں نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا ہے اور تین میں نماز جمعہ کا انتظام ہے۔

☆ اسی طرح یونیورسٹی میں تبلیغی پروگرام بھی منعقد کئے جاتے ہیں اور احمدی طلبا کے ذریعہ مختلف موضوعات پر پروگرام اور نشستیں منعقد ہوتی ہیں۔

☆ اب تک Marburg, Hamburg, Frankfurt کی یونیورسٹیوں میں تین پروگرامز ہو چکے ہیں اور Heidelberg, Hamburg کی یونیورسٹیوں میں دو پروگرامز اگلے مہینے منعقد ہوں گے۔

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق دو طلبا نے اپنے ریسرچ پیپر پڑھ کر سنائے۔

پہلے مکرم نادر احمد سندھو صاحب جو کہ میڈیکل کے سٹوڈنٹ ہیں انہوں نے دل کی بیماریوں کے بارہ میں اپنی ریسرچ پیش کی۔

موصوف نے بتایا کہ انہوں نے اپنی ریسرچ کارڈیالوجی کی فیلڈ میں کی ہے۔

دل کی بیماریوں کے حوالہ سے دو ایسی پروٹینز کو دیکھا گیا ہے جن کے بارہ میں خیال ہے کہ ان کا دل کی بیماریوں کے آغاز میں بہت اہم کردار ہے۔ ان پروٹینز کا نام MIF اور SDF-1α ہیں۔

یہ دونوں خون کے مختلف خلیوں کی interaction کو modulate کرتے ہیں۔ خون میں red blood cells ہوتے ہیں جو جسم کو آکسیجن ٹرانسپورٹ کرتے ہیں۔ اگر ان میں کمی ہو جائے تو انیمیا ہو جاتا ہے۔ ان سے سائز میں کافی چھوٹے platelets ہوتے ہیں۔ یہ خون کے جم جانے کے لئے ہوتے ہیں۔ جب کبھی زخم ہوتا ہے تو یہ خون کو گاڑھا کر کے جما دیتے ہیں اور اس سے خون کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ اس کے علاوہ monocytes ہوتے ہیں۔ اگر جسم میں بیکٹیریا داخل ہو جائے یا کوئی خلیہ خراب ہو تو یہ اپنا کام شروع کرتے ہیں اور ان سب کو ختم کرتے ہوئے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ ان تمام خلیوں کی interaction کو قائم رکھنے کے لئے مختلف پروٹینز موجود ہوتے ہیں اور ان میں MIF اور SDF بھی شامل ہیں۔

مغربی ممالک میں سب سے زیادہ اموات دل کی بیماریوں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ان میں جسم کی رگوں میں یعنی شریانوں میں چربی جمع ہونے سے وہ خراب ہونے لگتی ہیں اور آہستہ آہستہ خون کا بہاؤ بالکل رک جاتا ہے۔ اب اگر یہ دل کی شریان ہو تو دل کا دورہ ہو سکتا ہے اور اگر یہ دماغ کی شریان ہو تو فالج ہو سکتا ہے۔ اب اس کا جائزہ step by step لیتے ہیں۔ اگر کسی شریان کی دیوار کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے تو گزرتے ہوئے platelets وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ خون کی نالیوں کے خراب ہونے کی مختلف وجوہات میں سے ایک ان میں fats (چربی) کا بڑھ جانا ہے جو شوگر اور سگریٹ نوشی سے ہوتی ہے۔ اب platelets خراب نالی کی دیوار کے پاس جمع ہو کر اس سوراخ کو بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے اندر سے کئی پروٹینز نکالتے ہیں جو انہوں نے پہلے سے سٹور کی ہوتی ہے۔

اس عمل کے دوران monocytes ہمارے platelets کی طرف اپنا رخ کرتے ہیں اور migration شروع ہوتی ہے۔ اب یہ سارا کچھ خون کی نالی کی دیوار کے اندر چلا جاتا ہے اور اسی وقت جو monocytes ہیں وہ macrophages میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور یہ platelets اور fat کو کھا کر foam cells بن جاتے ہیں جو اپنے اندر چربی جمع کر لیتے ہیں اور جتنی زیادہ چربی ہوگی یہ بھی

سائز میں اتنے ہی موٹے ہوں گے اور خون کی نالی کو مزید تنگ کر دیتے ہیں۔ اس سارے عمل میں سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ خون کا بہاؤ متاثر ہوتا ہے۔

موصوف نے کہا ہماری ریسرچ یہ ہے کہ کیا ہم اس خون کے راستہ کو جو آخر کار plaques بن کر دل کی بیماری کا باعث بنتا ہے روک سکتے ہیں؟ اس میں دو طریق ہیں۔ یا تو platelets سے پروٹینز نکلتے ہی کسی دوائی سے ختم کر دی جائیں۔ یا پھر receptors پر موجود ان کے monocytes کو ہم بلاک کر دیں۔ ان دونوں طریقوں کو ہم نے antibodies استعمال کر کے ٹیسٹ کیا ہے اور نتیجہ یہی نکلا ہے کہ ان کو روک کر کم monocytes آتے ہیں اور کم foam cells بنتے ہیں۔ ابھی یہ ریسرچ ابتدائی مراحل میں ہے اور پہلی دوائی کے مارکیٹ میں آنے میں کافی دیر لگ سکتی ہے۔ اس لئے بہترین طریق یہ ہے کہ کم چربی والے کھانے، سگریٹ سے اجتناب اور ورزش کر کے ان دل کی بیماریوں سے بچا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سگریٹ سے اجتناب، ورزش اور کم چربی والے کھانے۔ ساؤتھ امریکہ میں لوگ چربی کے ساتھ بیف (BEAF) کھاتے ہیں۔ لیکن اس علاقے کے بڑے Hard working لوگ ہیں۔ Red indian جو ہیں امریکہ کے بعض علاقوں کے اور میکسکو میں خاص طور پر میں نے دیکھا ہے اور ان میں ہارٹ اٹیک بھی کم ہے اور چربی بھی کم ہے۔ ریسرچ کی ہے تو پتا چلا ہے کہ وہاں دہی کا بہت استعمال کرتے ہیں۔ دوسرے olive oil کا استعمال اچھا ہے۔ اور ان علاقوں میں جہاں اولیو آئل زیادہ ہوتا ہے وہاں دل کی تکالیف کم ہوتی ہیں سوائے اس کے کہ انسان گھر بیٹھ کے بس کھاتا ہی رہے۔ اب آسانیاں بہت ہو گئی ہیں، اب تم نے یہاں سے تھوڑے فاصلے تک جانا ہوتا ہے تو کار میں بیٹھ کر چلے جاتے ہو۔ پرانے زمانے میں لمبے سفر کرتے تھے۔

☆ میں جب غانا میں ہوتا تھا تو وہاں ایک احمدی تھا، وہ بتاتا تھا کہ اس کا باپ مہینے میں کم از کم دو دفعہ کام کے لئے اور اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے سفر کرتا تھا اور وہ فاصلہ ستر میل کا تھا۔ وہ لوگ کھاتے تھے، پھر exercise بھی کرتے تھے اور چلتے تھے۔ اب ہم کھاتے ہیں اور کار میں بیٹھ جاتے ہیں اور جتنی بڑی کار ہو، رعب ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھو ہمارے پاس کار ہے۔ یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہم کار میں بیٹھ کر دوسروں پر رعب ڈال رہے ہیں اور اپنی صحت خراب کر رہے ہیں۔ اس لئے سائیکلنگ، exercise اور اس قسم کی دوسری چیزیں بھی ہونی چاہئیں۔ شہروں میں ہارس رائڈنگ تو تم کر نہیں سکتے تو سائیکلنگ ہی کم از کم کیا کرو۔ زیادہ سے زیادہ سٹوڈنٹ اگر سائیکل استعمال کرنا شروع کر دیں تو بڑا فائدہ ہوگا۔ میں نے دیکھا ہے یوکے میں بعض لڑکوں کو اس کا شوق ہے۔ بعضوں کو تو اس کا craze ہو گیا ہے۔ تو ان میں کئی لڑکوں نے دس دس، بیس بیس کلو وزن کم کیا ہے اور صحت بھی ان کی اچھی ہوگئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سموکنگ کرنے والے تو اتنے پاگل ہیں، باوجود اس کے کہ اب اس پر لکھنا شروع ہو گئے ہیں کہ یہ زہر ہے، پھر بھی پیتے ہیں۔ اس لئے احمدی لڑکوں کو یہ بھی ایک تحریک چلانی چاہئے کہ جو سموکنگ کرتے بھی ہیں تو انہیں سمجھا بجھا کر ختم کرانے کی کوشش کریں۔ تو یہ آپ کی ابتدائی ریسرچ ہے۔ فی الحال تو اس کو کھولنے کے لئے آپ انجیو پلاسٹی کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات جہاں موڑ ہو وہاں یہ بھی مشکل ہوتی ہے۔ اس پر خادم نے عرض کی کہ حضور وہاں Balooning سے کر دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں Balooning سے بھی مشکل ہوتی ہے تو آپ بائی پاس کر دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا Stem cell سے بھی کھولنے کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ جی حضور! غالباً اس پر کام چل رہا ہے، لیکن کرونری ہارٹ disease کے لئے کم، لیکن ہارٹ مسلز کی کمزوری میں Stem cell کافی طور پر استعمال ہو رہے ہیں جو کہ پاکستان میں ربوہ میں بھی کر رہے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہارٹ کے مریضوں کو دل کی تکلیف سحری کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ ڈاکٹر نوری صاحب نے اس پر ایک آرٹیکل لکھا ہے وہ انہوں نے أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ کو بنیاد بنا کر لکھا ہے کہ جو لوگ تہجد کے لئے اٹھتے ہیں اور پھر نماز کے بعد تھوڑی بہت exercise بھی کرتے ہیں تو ان میں یہ بیماری کم ہو رہی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میڈیسن میں بہت کم لڑکے ہیں۔ 2.4 پرسنٹ۔ اس پر سیکرٹری صاحب تعلیم نے عرض کی کہ حضور زیادہ رجحان انجینئرنگ کی طرف ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انجینئرنگ کی طرف رجحان ہے تو کتنی بلڈنگز بنالیں گے۔ بندے بچیں گے تو بلڈنگ میں جا کر رہیں گے۔ سہولتیں زیادہ دینے لگ گئے ہیں اور کوشش کوئی نہیں۔ احمدی لڑکوں کو میڈیسن میں بھی جانا چاہئے۔

☆ ایک خادم نے ریسرچ پیش کرنے والے دوست سے سوال کیا کہ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ ٹارگٹ کر رہے ہیں دو پروٹینز کو، آپ ان ریسپٹرز کو ٹارگٹ کر رہے ہیں اور ہر سیل میں یہ موجود ہیں، آپ کس طرح ان تمام ریسپٹرز کو کلوز کریں گے؟

☆ موصوف نے جواب دیتے ہوئے کہا: Basically ریسپٹرز کی تعداد کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو کہ monocytes میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور ریسپٹرز بھی یہ دو ہیں۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فضول چیز تو اللہ میاں نے نہیں بنائی ہوئی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب ایک ریسپٹر کو بند کرنا چاہتے ہیں تو اینٹی باڈی بھی تو کام کر رہی ہوتی ہے، Immune سسٹم ہے، کچھ حد تک وہ ڈویلپ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ زیادہ نقصان کون پہنچا رہا ہے۔ پہلے اسے ٹارگٹ کیا، پھر ہو سکتا ہے کہ اس کو ٹارگیٹ کرنے سے اینٹی باڈیز اتنا کام کرنا شروع کر دیں کہ دوسرے کو خود ہی کنٹرول کرنا شروع کر دیں۔

☆ سوال کرنے والے طالب علم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: آپ ڈاکٹر ہیں؟

اس طالب علم نے جواب دیا: میں مالیکیولر سائنس میں ماسٹرز کا سٹوڈنٹ ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مزید استفسار پر طالب علم نے بتایا کہ میں پراسٹیٹ کینسر پر کام کر رہا ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس پر کیا ریسرچ کر رہے ہیں؟ عموماً چالیس، پینتالیس سال کے بعد یہ بیماری آتی ہے۔

☆ اس طالب علم نے عرض کیا: ویسٹرن سوسائٹی میں ہماری نسبت پراسٹیٹ کینسر زیادہ ہے، ہم ایشین ہیں اور ہمارے جینیٹکس میں پراسٹیٹ کینسر کے جینز نہیں ہیں۔ میں اینڈروجن، میل ہارمونز پر کام کر رہا ہوں۔ اسے ہم ٹارگیٹ کر رہے ہیں کیونکہ وہ پراسٹیٹ کینسر میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کو اگر ہم ٹارگیٹ کریں گے تو پراسٹیٹ کینسر کو روکا جا سکتا ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی وجوہات ہیں؟

اس پر طالب علم نے عرض کیا: جی اینڈروجن ریسپٹر جو ہے وہ ہے تو ریسپٹر لیکن اور بہت زیادہ چیزیں اس کے ساتھ attach ہیں۔ بہت ساری سگنلنگ path میں ہیں۔ مختلف ریسرچ گروپ بعض سنگلنگ پاتھ کو ٹارگٹ کر رہی ہیں، میں اینڈروجن ریسپٹر اور اس کے ساتھ جو ہیو تھ شاٹ پروٹین ہوتی ہیں، اسے ٹارگٹ کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر آپ ایک کو کر رہے ہیں، پھر وہی سوال جو آپ ان سے کر رہے تھے، آپ پر پڑتا ہے کہ آپ ایک کو ٹارگٹ کر رہے ہیں تو باقیوں کو کیوں نہیں کرتے۔ اس پر اس خادم نے عرض کیا: حضور، مین ٹارگٹ تو ہمارا اینڈروجن ریسپٹر ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ ان سے یہی پوچھنا چاہتے تھے کہ اینڈروجن ریسپٹر جو آپ کا ٹارگٹ ہے، اسے اگر آپ بہت حد تک کنٹرول کر سکتے ہیں، دوسرے یہ کہ آپ 100 پرسنٹ کسی کو بھی کیور نہیں کر سکتے۔ اگر ان کے رزلٹ 65،70 پرسنٹ آ جاتے ہیں تو یہ کامیاب ہیں۔ اگر آپ کے آجاتے ہیں تو آپ کامیاب ہیں۔

☆ ایک اور طالب علم نے عرض کیا: جو میڈیکل ریسرچ خاکسار کر رہا ہے وہ یہ بتاتی ہے کہ جو امیون سیل ہیں، آہستہ آہستہ دوائیوں کے اثر سے وہ صحیح کام نہیں کرتے اور یہ جو انفلوئنزا ہے اور اس طرح کی بیماریاں وہ زیادہ آ رہی ہیں۔ تو اس کا زیادہ نقصان ہوگا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کیلئے جان تو بچ جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ جتنی لائف ہے، کچھ حد تک لائف لمبی ہو جاتی ہے، اور کچھ حد تک کوالٹی آف لائف بہتر ہو جاتی ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ انسان ہمیشہ کی زندگی حاصل کرلے گا، وہ اگلے جہان میں جا کر ملے گی۔ اس لئے اللہ کی عبادت زیادہ کرو۔ اور اسی لئے ڈاکٹر نوری صاحب نے ایک دفعہ کہا تھا کہ جو لوگ اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، وہ عموماً اپنی زیادہ سے زیادہ میعاد تک جا سکتے ہیں یا کم از کم بے چینی میں نہیں مرتے۔

بہر حال یہ سوال کا جواب تو وہ دیں گے، میں نے تو جنرل جواب دے دیا ہے۔

☆ موصوف نے عرض کیا: حضور کا بالکل صحیح جواب ہے، خاکسار اپنی طرف سے بھی یہی جواب سمجھتا ہے۔ یہ تو ابتدائی مراحل میں روکنے کی کوشش ہے، آخر میں تو علاج انجیو پلاسٹی اور سرجری ہی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آخری حل تو پھر سرجری ہی ہے، یا پھر ہومیوپیتھی استعمال کریں جو آپ کے امیون سسٹم کو بڑھاتی ہے۔ جسم کے امیون سسٹم کو تیز کرتی ہے، پھر اس سے علاج ہوتا ہے اس لئے اس کو علاج بالمثل کہتے ہیں۔ ہومیوپیتھی بھی کبھی استعمال کر لیا کریں۔

☆ اس کے بعد مکرم ظہیر احمد صاحب نے اپنی PRESENTATION پیش کی۔

☆ موصوف ٹیکنیکل یونیورسٹی فرائیبرگ (TU Freiberg) میں بطور Ph.D سٹوڈنٹ کام کر رہے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ خاکسار کی ریسرچ نیوکلیئر ری ایکٹرز سے حاصل ہونے والے high level radioactive waste کے متعلق ہے۔ خاکسار ریسرچ کر رہا ہے کہ کونسا material ایسا ہے جو canister بنانے کیلئے موزوں رہے گا جس میں اِس HLRW کو ڈال کر لمبے عرصہ تک محفوظ طریقہ سے رکھا جا سکے۔ اس سلسلہ میں خاکسار سلیکن کاربائڈ (SiC) پر ریسرچ کر رہا ہے۔

☆ HLRW وہ ایندھن ہوتا ہے جو کہ نیوکلیئر ری ایکٹرز میں استعمال ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ ایندھن لمبی لمبی rods یعنی سلاخوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ ان

rods کو جب نیوکلیئر ری ایکٹر میں استعمال کرنے کے بعد باہر نکالا جاتا ہے تو یہ شدید گرم اور بے انتہا radioactive ہوتی ہیں۔ ان کی تابکاری تقریباً 10,000 ریم (rem) فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اس کی شدّت کا اندازہ اِس طرح سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر انسانی جسم کو 100 ریم کی radioactivity ملے تو اس کی صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر death ہوجاتی ہے۔

اس لئے اس HLRW کو نیوکلیئر ری ایکٹرز سے باہر نکالتے ہی گہرے پانی میں ڈال دیا جاتا ہے جس کی گہرائی کم ازکم 40 فٹ ہوتی ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ waste ٹھنڈا ہوجائے اور اس کی radioacvtivity کسی حدتک کم ہو سکے۔ اِن water pools میں اس waste کو کم ازکم 9 ماہ، زیادہ سے زیادہ 10 سال تک رکھا جاسکتا ہے۔

اس عرصہ کے بعد اس waste کے زیادہ تابکاری والے حصہ کو دوبارہ استعمال کرلیا جاتا ہے جسے reprocessing کہتے ہیں اور بقیہ حصہ کو شیشہ کے ساتھ پگلا کر solid بنا دیا جاتا ہے تاکہ زیرزمین پانی کو متاثر نہ کر سکے۔ اس process کو vitrification کہا جاتا ہے۔

☆ پیارے حضور! اس process کے بعد اس HLRW کو copper یا steel کے بنے ہوئے carnisters میں ڈال کر underground tunnels میں دفن کردیا جاتا ہے جن کی گہرائی کم ازکم 500 میٹر ہوتی ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا: جب یہ اپنی لائف پوری کرلیتا ہے تو آپ اسے استعمال کر لیتے ہیں تو اس کے بعد اسے ضائع کرنے کیلئے اسے زمین میں دفن کرتے ہیں؟ تو جس چیز کا مقصد ہی نہیں ہے، وہ کیوں کرتے ہیں؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا اب دنیا یہ محسوس کررہی ہے کہ اس کا نقصان زیادہ ہے، تو اس سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا جن کنستروں میں یہ رکھتے ہیں وہ ریڈی ایشن پروف ہیں؟

ظہیر صاحب نے بتایا: ابھی جو مسئلہ ہمیں درپیش ہے وہ یہ ہے کہ wastes اتنے زیادہ radioactive ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے copper اور steel کے carnisters بہت جلدی گلنا شروع ہوجاتے ہیں اور calculations سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ 250 سے 300 سال تک مکمل طور پر گل جائیں گے۔ جبکہ ان wastes کی radioactivity تقریباً 500 سے 1000 سال تک برقرار رہتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ carnisters کے گلنے کے بعد radioactivity ماحول میں داخل ہوجائے گی اور انسانی اور حیوانی زندگیوں کو متاثر کرنے لگے گی۔ لہٰذا اس بات کی ضرورت ہے کہ carnisters ایسے material کے بنے ہوئے ہوں جو ان wastes کو کم ازکم 500 سال تک محفوظ رکھ سکیں۔

ہمارا ریسرچ گروپ silicon carbide پر ریسرچ کررہا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس وقت سیلیکن کاربائڈ carnister بنانے کیلئے بہترین material ہے۔ اگر ہم اس کی خصوصیات پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ:

1۔ اس کی طاقت copper اور steel کی نسبت کئی گنا زیادہ ہے کیونکہ اس میں covalent bond موجود ہے۔

2۔ یہ زیادہ لمبے عرصہ تک radioactivitiy کو روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ اس پر تیزاب یعنی acid اور base کا اثر نہیں ہوگا۔

3۔ اس کے علاوہ اس میں کسی قسم کے خلا نہیں ہوئے لہٰذا گیسوں کا اخراج بھی ممکن نہیں ہے۔

4۔ اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے اجزا یعنی sand اور carbon ہر جگہ دستیاب ہوتے ہیں اور بہت کم قیمت میں مل جاتے ہیں۔ یعنی اس سے carnister بنانے کا خرچ steel یا copper کی نسبت بہت کم ہے۔

ان ساری خصوصیات کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال ہے کہ سیلیکن کاربائڈ سے بنائے ہوئے carnisters زیادہ دیر پا اور پائدار ہوں گے۔ لہٰذا ہم مختلف اقسام کے نیوکلیئر ری ایکٹرز کے مطابق سیلیکن کاربائڈ کے carnisters تیار کررہے ہیں۔

☆ پیارے حضور! چونکہ ہر نیوکلیئر ری ایکٹر کے waste کی شکل مختلف ہوتی ہے لہٰذا اس waste کیلئے بنائے جانے والا carnister بھی اس کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ بعض ری ایکٹرز کے rods کی لمبائی بہت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا carnisters بھی لمبے بنائے جاتے ہیں۔

پیارے حضور! خاکسار کی ریسرچ انشاءاللہ تین steps میں مکمل ہوگی:

1۔ پہلے step میں اِن carnisters کے sample models بنائے جائیں گے اور ان پر لیبارٹری tests کئے جائیں گے۔

2۔ دوسرے step میں اِن carnisters کے 3D نیومریکل ماڈلز کمپیوٹر پہ بنائے جائیں گے اور ان کو مختلف conditions میں simulate کرکے دیکھا جائیگا کہ آیا کن کن حالات میں یہ carnisters ثابت ہوتے ہیں۔

3۔ آخری step میں ان تمام تجربوں سے حاصل ہونے والے نتائج کا تجزیہ کیا جائے گا اور دوسرے materials سے بنائے جانے والے carnisters سے موازنہ کرکے دیکھا جائیگا کہ کونسا بہتر ہے۔

☆ایک طالب علم نے سوال کیا کہ: آپ جو نئے کنستر بنا رہے ہیں وہ نئے ویسٹ کے لئے بنیں گے اور جو پہلے دفن ہوچکا ہے، اس کا کیا ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا: آپ کی دسویں، بارہویں نسل اس کا خمیازہ بھگتے گی۔

ظہیر صاحب نے عرض کیا: جی ابھی تو جو ویسٹ ہے اسے دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے، لیکن بعد میں وہ بھی ان نئے کنستروں میں شفٹ کردئے جائیں گے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ 500 میٹر نیچے دفن کرتے ہیں، اگر ان کی ریڈی ایشن شروع ہوجاتی ہے تو کتنے عرصہ میں یہ زمین میں اس حد تک پھیلے گی کہ اس کا اثر انسانی زندگی پر بھی پڑے گا۔ مثلاً فصلوں میں یا پھل دار درختوں پر۔

☆اس پر موصوف نے کہا کہ: جب پودوں میں داخل ہوگی تو اس کے بعد ان کے استعمال سے انسانی جسم میں داخل ہو گی یا پانی میں داخل ہوجائے اور وہ پانی اگر انسان پیتا ہے تو پھر اثر ہوگا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر زمینی پانی نکال رہے ہیں تو پھر تو اثر ہوگا، اگر ایک حدتک اوپر آجاتا ہے، لیکن اگر دریاؤں اور نہروں کے پانی چل رہے ہیں، جس کو آپ بند کررہے ہیں، سارے سسٹم کو انسان خود برباد کررہا ہے، دریاؤں یا بارش کی کمی ہوگئی ہے یا زیادتی ہوگئی ہے۔ اب کہتے ہیں کہ بعض علاقوں میں اب بارش بھی کم ہونے لگ گئی ہے، اور زمین کا پانی بھی نیچے چلا گیا ہے، اس کو پھر نیچے سے جاکے نکالیں گے، اس سے بھی پھر ایک وقت میں جاکے نقصانات ہونگے۔ پھر یہ جو دفنا رہے ہیں، یہ انہی ملکوں تک محدود رہے گا یا ساتھ کے ملکوں میں بھی اس کا اثر ٹریول کرتا جائے گا۔

☆اس پر موصوف نے عرض کیا: کوشش یہ کی جارہی ہے کہ ایسی جگہ پر یہ ٹنلز تعمیر کی جائیں جہاں پہاڑی علاقہ ہو۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں فی الحال آبادی ہونے کا امکان نہ ہو۔ اس کو نئے کنٹینرز میں ڈالیں گے۔ یا اسی کے اوپر نئے کنٹینرز چڑھادیں گے۔ کبھی اس پر ریسرچ ہوئی ہے کہ جتنا یہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کررہے ہیں، اگلے سو سال بعد یا دوسو سال بعد، اگلی نسلوں کو نقصان کتنا پہنچائیں گے؟

☆اس پر عرض کیا گیا کہ کچھ ملک ہیں جن کو اندازہ ہونا شروع ہوگیا ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انسان کی اپنے پیٹ بھرنے کی طرف توجہ ہے، اپنے آرام کی طرف توجہ ہے، اب جاپان میں جو سونامی آیا تھا، اس نے اچھے بھلے ان کے جوری ایکٹر لگے ہوئے تھے، بجلی ہی پیدا کررہے تھے۔ اب پانی ان کا نکالا ہے، اسی نے ریڈیو ایکٹی ویٹی اتنی کردی ہے کہ ابھی تک ان سے کنٹرول نہیں ہورہا ہے۔ یہ تو محفوظ کرلیں گے، لیکن یہ کوئی محفوظ طریقہ کیوں نہیں نکالتے؟

☆اس پر ریسرچ پیش کرنے والے طالب علم نے عرض کیا: کوشش ان کی یہ ہے کہ کم ازکم پانچ سو سال تک اس کو محفوظ کیا جائے، کیونکہ پانچ سو سال بعد ان کی ریڈیو ایکٹیوٹی کم ہوجاتی ہے، اتنی زیادہ نہیں رہتی، اس کے بعد وہ باہر آئے تو اتنا نقصان نہیں پہنچاسکتی، لیکن نقصان تو بہرحال پہنچائے گی۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چھ، سات سو سال بعد نیا آدم آئے گا، خود ہی بھگتتا رہے گا۔

☆ایک طالب علم عاطف چوہان صاحب نے عرض کیا، میں نے ایک نیوز پیپر میں آرٹیکل پڑھا تھا، کہ سائنسدان سوچ رہے ہیں کہ یہ waste ایک راکٹ پر باندھ کر ایک ان لمیٹڈ ٹائم کیلئے یونیورس میں چلادیا جائے؟

☆اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اوپر جانے کیلئے کس کے پاس راکٹ ہے، امریکہ پہنچادے گا، کینیڈا پہنچادے گا، جرمنی شاید لے جائے، پھر جو باقی جگہ پر ہورہا ہے، وہ جب تک ہوا میں پہنچائیں گے اس سے پہلے انسان ہوا میں پہنچ جائے گا۔ لوگوں کو تسلیاں دلانے کیلئے یہ باتیں کرتے رہتے ہیں، جب یہ کررہے ہیں تو اصل میں سارے نظام کو خراب کررہے ہیں۔ اور یہ گرین ہاؤس ایفیکٹ جو ہورہا ہے، اسی وجہ سے ہورہا ہے، بیلنس ختم کردیا ہے، درختوں کو لگائیں۔ ایک تو یہ تباہی کیلئے کام ہورہا ہے، ایک فائدہ کیلئے ہورہا ہے۔ فائدہ کیلئے جہاں کام ہورہے ہیں، انسانی صحت کیلئے، زندگی کیلئے، وہاں بہت تھوڑے سے میٹیریل سے ریڈیو ایکٹو پلانٹ جو ہیں اس سے یہ بہت زیادہ کام لے سکتے ہیں۔ زیادہ waste کہاں سے آرہا ہے آج کل، انڈسٹری میں سے ہی آرہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر انرجی کیلئے آرہا ہے تو جہاں سولر انرجی مل سکتی ہے وہاں اس سے بھی تو لی جاسکتی ہے۔ اب جو سونامی جاپان کا آیا تھا، کئی ملکوں نے اپنے پلانٹ بند کردئے، جرمنی کی بھی خبر آئی تھی، کہ اس نے اپنے کئ پلانٹ بند کردئے ہیں۔ تو فائدہ کیا ہوا۔ پلانٹ تو بند کردیا، لیکن ریڈیو ایکٹو میٹیریل تو وہیں موجود ہے۔ اگر کہیں اس کو

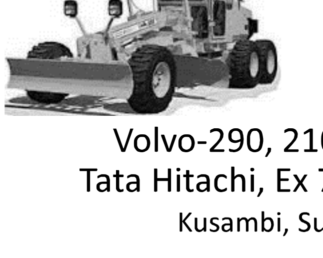
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

بھی نقصان پہنچے تو کس حد تک اس کو safe کیا ہے، کنکریٹ وال بھی اس کو safe نہیں کرسکتیں۔کبھی بھی نقصان پہنچاسکتے ہیں۔اسی طرح یوکے میں اور جگہوں پر بھی ہے۔تو جنہوں نے اب یہ پلانٹ بند کئے ہیں، کیا اس کے بارہ میں گورنمنٹ نے کوئی سکیم بنائی ہے کہ ان کو زمین میں دفنائیں گے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: اصل کوشش یہی ہے کہ ابھی اس کو ایکٹیویٹ نہ کیا جائے ۔ وہاں جو مواد استعمال ہورہا تھا، اس کو کنسٹر میں ڈال کر بھی محفوظ کیا ہے، اب دوبارہ اسے استعمال نہیں کریں گے۔ باقی بھی جو پلانٹ ہیں ان کی کوشش ہے کہ ان کو بند کیا جائے اور اس کا متبادل حل نکالا جائے۔لیکن وہ وقت کے ساتھ ساتھ ہوگا، جرمنی نے اب قانون پاس کیا ہے۔ابھی اس پر کام ہورہاہے، کوشش کررہے ہیں کہ اسے مکمل طور پر بند کردیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں انہوں نے الیکٹری سٹی بھی تو لینی ہے وہ کہاں سے لیں گے۔آخر پاور کیلئے دوسری چیزوں کیلئے انرجی کا کوئی source چاہئے۔ رشیا سے تو لڑائی کرلی جہاں سے 40 پرسنٹ آئل لیتے تھے۔باقی یہ بھی یہاں پر نہ رہا تو پھر کیا رہے گا، دیئے اور موم بتیاں جلانا شروع کردینگے۔ ہوا میں تو نہیں جاسکتے، بہت مشکل ہے، بہت مہنگا ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ جو نیوکلیئر ٹیوبس ہیں ان کو استعمال کرنے کے بعد پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کرتے ہیں۔تو میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت ٹیوبز کا کیا ٹمپریچر ہوتا ہے اور واٹر کا ٹمپریچر کتنا ہوتا ہے۔ وہ پانی کتنی دیر تک ان rays کو روک سکتا ہے۔ہم کتنی دیر تک اس میں یہ ٹیوبز رکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ پانی کہاں جاتا ہے؟

ظہیر صاحب نے عرض کیا کہ: اس کی تابکاری دس ہزار ریم فی گھنٹہ ہوتی ہے، کم از کم دورانیہ جو ہے اس وقت تک وہ نو ماہ کا بتایا گیا ہے، کم سے کم نو ماہ تک آپ اس کو پانی میں لازمی رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس پانی میں وہ رکھیں گے، کیا ایک وقت میں آکر اس کا اثر پانی سے ختم ہوجائے گا، وہ پانی صاف ہوجائے گا۔

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: اس کے اندر انہوں نے مزید PURIFICATION PLANT لگائے ہوتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا: یہ جو پلانٹ لگائے ہوتے ہیں، وہ پانی جب سرکولیٹ کرتا ہے تو اسی انرجی سے فریزنگ پلانٹ بھی چل رہے ہوتے ہیں، جو اسی پانی کو سرکولیٹ کرکے اسی پوائنٹ پر لیکر آتے ہیں بجائے اس کے کہ نیا پانی گندہ کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ پانی ایک خاص حد تک ریڈیو ایکٹو ہوجاتا ہے، تو پھر وہ بھی ایک waste بن جاتا ہے اور پھر وہ اس پانی کو شیشہ کے ساتھ پگھلا کر solid بنادیتے ہیں۔ پھر اس کو بھی انہوں نے dump کرنا ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ پراسس ہو جاتا ہے کہ وہ solid بن جاتا ہے۔ اس کے فیومز اڑ جاتے ہیں، waste کو سالڈ بناتے ہیں تو اس کے جو بخارات ہوتے ہیں، وہ کہاں جاتے ہیں، ہوا میں جاتے ہیں، ہوا کو ریڈیو ایکٹو نہیں کرتے؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: یہ جوری ایکٹر ہے اس کے اندر بھی PROTECTION ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جو سسٹم ہے اس کے فیومز کو اڑائے اور پھر ٹھنڈا کردے، کیا سارا پانی اس کے اندر رہتا ہے، سارا پانی سالڈ بن جاتا ہے، یا کچھ ہوا میں بھی ہوتا ہے؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: کچھ بھاپ میں بھی جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سٹیم جو بنتی ہے تو ایئر پولیوشن نہیں کرتی؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: یہ واٹر پول اوپر سے بند ہوتے ہیں، اس کے اندر چالیس فٹ گہرائی میں یہ کنسٹر رکھے جاتے ہیں۔تو یہ ممکن نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو اس کا مطلب ہے کہ جو بھاپ بنے گی، وہ ایک وقت میں ٹھنڈی ہوتی ہے؟ پھر پانی بنے گی؟ پھر واپس اسی کنٹینر میں آجائے گی؟ کیا وہ ریڈی ایشن فری ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب یہ پراسس چلتا رہے گا تو ایک وقت آئے گا کہ وہ SATURATE ہوجائے گا تو اس پانی کو کہیں تو WASTE کی صورت میں کہیں تو dump کریں گے؟

اس پر موصوف نے بتایا جب یہ پانی ریڈیو ایکٹیوٹی سے SATURATE ہوجائے گا تو اسی پراسس سے گزارتے ہیں، یعنی شیشہ کے ساتھ MELT کرتے ہیں اور پھر اس کو SOLIDIFY کر کے، اس کو پھر DUMP کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ پانی سو فیصد تو SOLIDIFY نہیں ہوجاتا۔ پانی کس طرح سو فیصد SOLIDIFY ہوسکتا ہے، کچھ نہ کچھ تو سٹیم بنے گا؟ تو یہ بھی ایک لمبا پراسس ہے، ایک اور مصیبت گلے پڑگئی۔ پس انسان نے اپنے آرام کی خاطر سوائے مصیبتیں سہیڑنے کے کچھ نہیں کیا۔چلیں آپ کچھ نہ کچھ انسانی خدمت تو کررہے ہیں، اس کو ختم کرنا بھی تو انسانی خدمت ہے۔آپ بنانے کی بجائے اس کو سنبھالنے کی طرف ریسرچ کررہے ہیں۔اچھی ریسرچ ہے۔

سوال کرنے والے ایک طالب علم نے پوچھا: یہ راڈز کا ٹمپریچر کیا ہوتا ہے جب استعمال کرنے کے بعد اس کو نکالتے ہیں، اور INTERIM STORAGE کے اندر واٹر کا کیا ٹمپریچر ہوتا ہے؟

ظہیر صاحب نے بتایا: 3000 میگاواٹ پر میٹر کیوب اس کی تھرمل out put ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو اس کو استعمال میں نہیں لایا جاسکتا، اتنی تھرمل میگا پاور جو آرہی ہے تو اسے انرجی میں تبدیل کرکے دے دیں، اس waste کا بھی تو فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس waste کو دوبارہ استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔اتنی زیادہ میگاواٹ جو بجلی پیدا کررہے ہیں، پوری دنیا کو روشن کرسکتے ہیں۔ یا صرف انرجی ہی ہے۔کیا اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا ہے؟

جس پر عرض کیا گیا کہ اس کے ساتھ چونکہ تابکاری بھی ہے، تو ہم نے تابکاری کو بھی handle کرنا ہے، تو پھر وہ مشکل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر طالب علم نے بتایا کہ: بیچلرز پاکستان سے کیا تھا پھر یہاں سے ماسٹرز کی ہے۔

سوال کرنے والے ایک طالب علم نے پوچھا: کیا کوئی ایسا آلہ نہیں ہے جو ہمیں ٹمپریچر بتاسکے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کے ٹمپریچر کے گیج ہیں کس حد تک بتاسکتی ہے، اس کے بعد infinity ظاہر کرنے لگ جاتی ہے۔کوئی میٹیریل ہے ایسا جو اس ٹمپریچر کی infinity کو بتاسکے۔

اس پر عرض کیا گیا کہ: آج کل ریڈی ایشن خود ٹمپریچر کے ساتھ measure کرنے کی ایک ٹیکنیک استعمال ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے، ہو جائے گی، وہ کہاں تک جائے گی۔ raise to the power10,20، بناتے جائیں گے اور پھر فائدہ کیا ہوگا؟

امیر صاحب جرمنی نے سوال کیا کہ: کیا جرمن گورنمنٹ کے اس قدم کو سراہتے ہیں کہ اگلے پندرہ سالوں میں اٹامک پلانٹ بند کردئے جائیں گے اور اس سے بجلی پیدا نہیں کی جائے گی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ سراہیں یا نہ سراہیں میں سراہتا ہوں ۔ کافی وقت لگے گا، شاید کچھ نسلوں کے بعد ایسا ممکن ہو۔

سوال کرنے والے ایک طالب علم نے کہا: اگر آپ کے مطلوبہ نتائج نہ ملے تو پھر آپ کے مقالہ کا کیا نتیجہ ہوگا؟

اس پر ظہیر صاحب نے کہا: ہر ریسرچ سے آپ کچھ سیکھتے ہیں، نئے راستے آپ کے سامنے کھلتے ہیں، میں ایک ایسا سافٹ ویئر استعمال کررہا ہوں، جو اس سے پہلے میں نے استعمال نہیں کیا تھا، اور پھر میں کسی اور میٹیریل کے لئے وہ استعمال کرسکتا ہوں۔اس لئے اس کا ہمیشہ فائدہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ریسرچ کا مطلب کیا ہے، اگر آپ آخری رزلٹ پر پہنچ چکے ہیں تو پھر وہ تو انڈسٹری میں آگیا۔ابھی تو ریسرچ ہورہی ہے اور ابھی انہوں نے ثابت کیا ہے کہ یہ بہتر میٹیریل ہے اور ریسرچ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ آئندہ بھی اگر کوئی بہتر ہوگیا تو وہ آپ کو بتادیں گے۔لیکن میرا خیال ہے آپ کی زندگی میں نہیں بتائیں گے۔

اس سوال پر کہ کیا آپ کے پاس سلی کون کاربائیڈ کے بارہ میں تجربات ہیں۔ظہیر صاحب نے بتایا: ابھی تک اس کی پروڈکشن شروع نہیں ہوئی، ابھی تک اس کے صرف ماڈل سیمپل تیار ہوئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے ماڈل سیمپل کو کتنی دیر رکھ کر دیکھا ہے، کیا کوئی measurement ایسی ہے کہ جو پہلے والے میٹیریل سے ریڈیو ایکٹیویٹی تھی وہ زیادہ تھی اور اب اس سے کم ہوئی ہے؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا، physically تو یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم اس میں ڈال کر چیک کرسکیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خلاصہ یہی ہے کہ ابھی ریسرچ ہورہی ہے، جب رزلٹ آئے گا تو آپ کو بتادیں گے۔

ایک اور طالب علم نے عرض کیا: خاکسار کمپیوٹیشن سائنس کے پروگرام میں پڑھ رہا ہے اور یہ اسیمیلیشن ہی کرتی ہے، لیکن ان کو لاء کا پتا ہوتا ہے اور وہ رزلٹ کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ رزلٹ کیا ہوگا۔ رزلٹ کو اصل نتیجہ سے کمپیئر کیا جاتا ہے۔خاکسار نے پچھلی ملاقاتوں میں آپ کے مشورہ سے نیورو سائنسز میں specialisation کیا ہے۔جب ہم ایک دفعہ نیورو سائنس کے ٹریک پر چلے جائیں تو پھر زیادہ تر مشین لرننگ اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس میں آپ پڑ جاتے ہیں۔ایک دفعہ جو بات ہوئی تھی کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس ڈویلپ ہورہی ہے، اس وقت کچھ تشنگی رہ گئی تھی، آپ نے استفسار فرمائے تھے جن کا جواب نہیں دیا جاسکا تھا کہ وہ انہیں راستوں پر کام کرسکتا ہے جو پری پروگرام ہیں، تو اس سلسلہ میں ایک کورس جو خاکسار نے اٹینڈ کیا تھا، اس میں ہمارے پروفیسر نے سمجھایا تھا کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس میں جتنی ٹیکنیکس ہیں خواہ وہ مشین لرننگ میں ہوں یا سٹینڈرڈ statistics میں ہوں اور برین کے اندر جو لرننگ ہوتی ہے وہ بہت similar ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہی میں نے شاید کہا تھا کہ جو آپ نے فیڈ کیا ہے اس کا ہی

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی وافراد خاندان

جواب آپ کو دے گی اور جو فیڈ نہیں کیا اس کا جواب نہیں آئے گا۔ طالب علم نے عرض کیا: جی آپ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو آپ اس سسٹم کو اس لحاظ سے سیٹ اپ کر سکتے ہیں کہ پہلے سے آپ کو جواب پتا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جواب آنا ضروری نہیں ہوتا، لیکن آپ ایسے ہی کوئی چیز کرتے چلے جا رہے ہیں اور کوئی بھی جواب آ گیا ہے تو اس کو prove کرنے کیلئے آپ اپنے دماغ سے کیلکولیٹ کرینگے۔ اس لئے بعض Genius بچے کمپیوٹر میں سب سے زیادہ ہیکنگ کرتے ہیں، وہ کہیں کے کہیں نکال کر لے جاتے۔ بڑی بڑی کمپنیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ باقی ان بچوں کا یہ prove کرنا مقصد نہیں ہوتا کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔ انہوں نے تو اپنا ایک فن بنایا ہوتا ہے، کھیلتے کھیلتے کہیں کے کہیں پہنچ جاتے ہیں۔ تو آپ جب بھی کمپیوٹر کے ذریعہ سے پہنچتے ہیں، کسی فارمولہ کو ڈالتے ہیں، کسی methodology کو ڈالتے ہیں، اس کے اوپر کام کرنا شروع کرتے ہیں، تو اس کا جب رزلٹ آتا ہے تو واقعی یہ دیکھنے کیلئے کہ یہ صحیح ہے کہ نہیں، آپ کو prove کرنا پڑے گا؟ پھر آپ انہی steps کے اوپر واپس جائیں گے اور دیکھیں گے کہ رزلٹ اس کے ساتھ coincide کر رہا ہے کہ نہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ بارہ کو بارہ سے ضرب دو تو ایک سو چوالیس ہوتا ہے، اب کمپیوٹر اگر وہاں 144 بتا دیتا ہے تو اس لئے کہ آپ نے اس میں فیڈ کیا ہوا ہے۔ اگر وہ نہیں بتاتا تو آپ دیکھیں گے کہ آیا کمپیوٹر صحیح ہے یا نہیں۔ تو پروفیسر صاحب کیا کہتے ہیں۔

طالب علم نے عرض کی: کمپیوٹر واقعی میں pure randomness پیدا نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کی اگر اپلیکیشن دیکھی جائے تو وہ اس طرح ہوتی ہے کہ جیسے ایک روبوٹ ہے آپ نے اس کو خود کنٹرول کرنا ہے، تو بعض اوقات ایسا ممکن نہیں ہوتا، مثلاً خلا میں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے سکول میں ایک استاد ہوتے تھے، اتالیق صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انہیں اتالیق کا خطاب دیا تھا، ان کے بچوں کو بھی پڑھاتے رہے تھے۔ ان کا mathematics اتنا تیز تھا کہ لاکھوں کی ضرب دو سیکنڈ میں بتا دیتے تھے۔ ان کا کیلکولیشن میں اتنا دماغ چلتا تھا۔ تو وہ جس نے کمپیوٹر بنایا ہے، وہ تو یہی کہتا ہے نہ کہ یہ کمپیوٹر میرا کمال نہیں ہے، اصل کمال دماغ کا ہے جو اسے ایجاد کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کمپیوٹر کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے۔ لیکن بہرحال ایک آسانی پیدا ہوگئی ہے اور یہ نقصان بھی پیدا ہوا ہے کہ میں بعض دفعہ اپنے مال کے شعبہ سے ہی پوچھوں کہ یہ ضرب کر کے کتنی رقم بنتی ہے، تو وہ کیلکولیٹر کھول کر بتا دیتے ہیں، حالانکہ وہ زبانی سوال ہے۔ بہرحال کچھ نہ کچھ حال اس کا آپ کو پتا چل گیا۔

ایک اور طالب علم نے عرض کیا: میں کنسٹرکشن انجینئرنگ کر رہا ہوں، میری آپ سے ایک درخواست تھی میں شہد لے کر آیا تھا؟

حضور انور نے فرمایا کہ پرائیوٹ سیکرٹری کے دفتر میں دے دیں اور شام کو لے لیں یا صبح لے لیں، پھر حضور انور نے فرمایا: کس جگہ رہتے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ حضور Dusseldorf میں رہتا ہوں اور میں نے ابھی واپس جانا ہے۔ اس پر حضور انور نے از راہِ شفقت فرمایا کہ پرائیوٹ سیکرٹری صاحب کو دے دیں اور شام کو لے لیں۔

ایک اور احمدی طالب علم نے سوال کیا: جب حضور پڑھائی کیا کرتے تھے اور امتحان دینے جاتے تھے، تو پھر کن دعاؤں کی طرف توجہ دیا کرتے تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں پڑھائی میں بڑا نکما تھا، اور دعا ہی کرتا اور دعاؤں سے پاس ہو گیا۔

ایک طالب علم نے سوال کیا: نیو اکنامسٹ آج کل کے دور میں equality کو سوسائٹی میں criticize کر رہے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم امیر لوگوں سے ان کی انکم، کم کر کے غریب لوگوں کو دیں گے تو یہ fairness نہیں ہو گی۔ تو حضور میرا سوال یہ ہے کہ اس بارہ میں اسلامی نظریہ کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلام یہ کہتا ہے کہ جو محروم لوگ ہیں ان کا خیال رکھو، اسلام یہ کہتا ہے کہ جو یتیم ہے اس کا خیال رکھو، اسلام یہ کہتا ہے کہ جو اپنے سے کم تر ہیں جن کو ضرورت ہے، ان کی مدد کرو، اسی لئے بہت سے جیسے آغا خانی ہیں، چونکہ امیر طبقہ ہے، بزنس کرنے والے لوگ ہیں۔ وہ یہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی عام غریب آدمی ہے اُسے کہتے ہیں کہ جو بڑا ٹریڈر ہے اس کے ساتھ کچھ عرصہ کام کرو، اسے وہاں ٹریننگ دلواتے ہیں، اس کے بعد اس کو چھوٹی سی دکان ڈال دیتے ہیں، ایک سٹال لگا دیتے ہیں، پھر وہ کاروبار کرتا ہے اور بڑا ہوتا جاتا ہے، ایک تو یہ ہے کہ ان کی مدد کرو، ان کو encourage کرو دوسرا یہ کہ فوری ضرورت کو پورا کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک غریب قبیلہ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھوکے اور ننگے ہیں ان کو کھانا کھلاؤ اور کپڑے پہناؤ۔ تو لوگوں نے سامان لانا شروع کر دیا، کوئی ایک مٹھی میں آٹا بھر کے لے آیا، کوئی کھجوریں بھر کے لے آیا، کوئی کچھ لے آیا، ڈھیر لگ گیا اور آپ نے وہ ان کو بانٹنی شروع کر دی۔ ان کے کھانے کا انتظام ہو گیا، ان کے کپڑوں کا انتظام ہو گیا۔ تو جب سب کو ایک حد تک مل گیا تو پھر آپ خوش ہوئے۔ تو اسلام تو یہ کہتا ہے کہ ایک فوری ضرورت ہے اس کو تم نے پورا کرنا ہے۔ ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہے اس کو مدد کر کے پورا کرنا ہے اور اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک کتاب ہے، Islamic System of Islam، وہ پڑھو اور New World Order جو کتاب ہے وہ پڑھو، ان دونوں میں کافی حد تک جواب مل جائیں گے۔ اکنامکس کے سٹوڈنٹ کو یہ پڑھنی چاہیئے۔ ہمارے جو بہت اچھے اکنامسٹ ہیں، پروفیسر ہیں امریکہ کی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں، دس سال پہلے انہوں نے بیعت کی تھی۔ ان کے بارہ میں جو پاکستان میں عمران خان کہتے ہیں کہ ایک اکنامسٹ کو اپنا اکنامیکل ایڈوائزر رکھنے لگا ہوں اور پھر یہ کہا کہ میں قادیانیوں کو نہیں رکھوں تو یہ وہی آدمی ہیں، انہوں نے ہی کافی حد تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب کی ٹرانسلیشن کی ہے، اور ان کو یہ بہت اچھی لگی، یہ اکنامکس کے پروفیسر ہیں، تو آپ بھی یہ پڑھ لیں۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔

کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ امتہ المصور صاحبہ نے کی، اس کا اردو ترجمہ باسمہ احمد صاحبہ نے پیش کیا، جرمن ترجمہ ثوبیہ ناصرہ خان صاحبہ نے پیش کیا۔

☆بعد ازاں احمدی طالبات ایسوسی ایشن کی صدر تسنیم اصغر صاحبہ نے اپنی رپورٹ کارگزاری پیش کرتے ہوئے بتایا:

اس سال ملک بھر سے احمدی طالبات کے کوائف اکٹھے کئے گئے ہیں اور اس وقت جرمنی میں طالبات کی تعداد 681 ہے۔ ان میں سے 509 آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کلاس میں شامل ہیں۔ تمام طالبات کا 66 فیصد بیچلرز کر رہی ہیں، 22 فیصد حکومتی شعبہ تعلیم کے تحت امتحانات دے رہی ہیں، 11 فیصد ماسٹر ڈگری میں اور ایک فیصد پی۔ ایچ ڈی کیلئے کوشش کر رہی ہیں۔ اس وقت طالبات، آرکیٹیکٹ، میڈیکل، سائنس، قانون اور تعلیم و تدریس اور دوسرے شعبوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

دوران سال احمدی طالبات ایسوسی ایشن کے تحت ہونے والے پروگرامز کا ذکر کرتے ہوئے موصوفہ نے عرض کیا، خدا کے فضل سے 18 راپریل 2015 کو لجنہ اماء اللہ کی دوسری تعلیمی نمائش لگائی گئی جس کا افتتاح صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے کیا۔ اس میں مختلف پیشوں کے بارے میں طالبات کو انفارمیشن دینے کیلئے سولہ سٹال لگائے گئے تھے۔ اس کے اختتام پر ایک تقریب بعنوان اسلام میں تعلیم کی اہمیت منعقد کی گئی۔ اس پروگرام میں حاضر ممبرات کی تعداد 520 رہی۔ امسال دوسری تعلیمی نمائش شمالی جرمنی میں منعقد کی جائے گی۔

ایک اور تقریب ہمبرگ یونیورسٹی میں 8 رمئی 2015 کو منعقد کی گئی۔ جس کا عنوان تھا ''کیا اسلام کو اصلاح کی ضرورت ہے''۔ جس میں بتایا گیا کہ اسلام کو بطور مذہب اصلاح کی ضرورت نہیں، بلکہ ایک مصلح کی ضرورت ہے جو اس راہ کو دکھائے جو اصلی اسلام کی طرف لے جاتی ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی صورت میں پورا ہو چکا ہے۔ اس تقریب کے سامعین کی تعداد 84 تھی۔

نوجوانوں اور بچوں کیلئے جماعتی شعبہ تعلیم کے ساتھ مل کے ایک App تیار کی ہے جو قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے بارہ میں ہے۔ مزید چار Apps پر کام ہو رہا ہے۔ جن میں قرآن کریم کی آیات، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ تعلیمی نصاب شامل کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کیلئے کتب کی تیاری کا منصوبہ ہے۔ ان میں کچھ کتب پر تیاری مکمل ہو چکی ہے۔

☆اس کے بعد مہ پارہ سلطان صاحبہ نے برین ٹیومر (Glioblastoma (Brain Tumor Multiforma کے بارہ میں ریسرچ پیش کی۔ اس میں بتایا کہ Hyperthermia سے کینسر سیل کا علاج بہتر ہو سکتا ہے، کیونکہ زیادہ ٹمپریچر پر ٹیومر سیلز بہت آہستہ بڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بیماری کی مریضوں میں کیا شرح فیصد ہے۔ کیا مردوں یا عورتوں میں فرق ہے؟

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا: ایک لاکھ لوگوں میں سے دو، تین کو ہوتی ہے اور Male میں زیادہ ہے لیکن کوئی خاص فرق نہیں ہے، دوسرا ہمیں اس کی وجوہات کا بھی علم نہیں ہے۔ ریسرچ ہوئی تھی لیکن کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Causes پتا ہوں تو علاج آسان ہو جاتا ہے۔ یہ Conventional Treatment کیا ہے؟ ہومیو پیتھک، ایلو پیتھک یا آئیورویدک ہے۔

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا: جب تشخیص کے بعد survival کچھ مہینوں کی ہی رہ جاتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ Conventional سے مراد ایلو پیتھک کنونشن مراد ہے۔ ہومیو پیتھک claim کرتی ہے کہ ٹیومر کو Dissolve کرتی ہے۔

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا: آج تک اس بارہ میں کوئی سٹڈی نہیں ہے۔

کلام الامام

''جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت بھی آجاتی ہے اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 317)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سٹڈی کریں کہ کیسے علاج کرتے ہیں۔ وہ کونسی نئی ماڈرن ٹیکنالوجی علاج ہے جو آپ کرنے لگی ہو۔

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا کہ ایک اسپیشل Needle ہے جسے باہر سے اندر ڈالتے ہیں اور اس کا ٹمپریچر 50 ڈگری تک کرتے ہیں اس سے ٹیومر کے سیل مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا کہ اگر وہ ٹیومر کہیں اندر ہو تو؟ اس پر مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ ایک خاص سوئی کو اندر داخل کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ Malignant ہو تو اور جگہ تو نہیں پھیل جاتا۔ مہ پارہ نے عرض کیا کہ ٹیومر سیلز پہلے ہی Penetrate ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس کے رزلٹس کیا آئے ہیں؟

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا اس کے رزلٹس مثبت ہیں، گیزن میں جہاں میں پڑھتی ہوں، وہاں تین مریضوں پر اس کو آزمایا گیا، اس سے ان کی لائف کی میعاد بڑھ گئی تھی، ان کے ٹیومر سکڑ گئے تھے، لیکن وہ تینوں فوت ہو گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے ایک بادشاہ کے گھوڑے کی مثال سنائی کہ ایک بادشاہ کا گھوڑا تھا جو اس کا بہت لاڈلا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا، اونچی اونچی سانسیں لینے لگا، مرنے لگا تو اس نے حکیموں کو بلایا۔ سب نے کہا یہ مرنے والا ہے۔ بادشاہ نے ان کو خوب جوتیاں ماریں۔ پھر ایک اور حکیم کو بلایا۔ اس نے باقیوں کا حال دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت آپ کا گھوڑا پرسکون ہو گیا ہے۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اب یہ آرام سے سویا رہے گا۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ مر گیا ہے۔ اس نے کہا یہ آپ کہہ رہے ہیں میں نہیں کہہ رہا۔ یہ آپ کی ریسرچ کے نتائج ہیں کہ بہت اچھے آئے اور تینوں مریض پر سکون ہو کر مر گئے۔

☆ایک طالبہ نے Uterus کے بارے میں سوال کیا کہ کئی عورتوں کا پیدائشی طور پر Uterus نہیں ہوتا یا صحیح کام نہیں کرتا۔ دو سال پہلے بعض ڈاکٹرز نے کامیاب تجربہ کیا تھا کہ ان کی ماؤں کا Uterus لے کر انہیں Transplant کر دیا۔ کیا مسلمان عورت یہ کر سکتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجربہ کامیاب رہا؟ اگر جسم نے قبول کر لیا تو ٹھیک ہے۔ مثلاً اگر ماں کا کیا تو کیا وہ ماں اتنی بوڑھی تو نہیں کہ جس کو Transplant کیا ہے Conceive ہی نہ کر سکے۔ جب جسم اسے قبول کر لیتا ہے تو وہ جسم کا حصہ بن جاتا ہے۔ میرے نزدیک تو یہ گردہ کی تبدیلی کی طرح ہی ہے۔ جس بچے کی پیدائش ہو رہی ہے وہ میاں بیوی کے Male اور Female Cell سے ہے تو ٹھیک ہے۔ جو لوگ کسی اور مرد کا Sperm لے کر ڈالتے ہیں وہ غلط ہے۔

☆ایک طالبہ نے سوال کیا: کیا کیموتھیراپی، Hyperthermia کے ساتھ بہتر کام کرتی ہے، جبکہ ان کے درمیان کوئی کنکشن نہیں ہے؟

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا: Hyperthermia سے خلیے کمزور ہو جاتے ہیں پھر Chemotherapy بہتر ہو جاتی ہے۔

Hyperthermia سے chemotherpy کی ضرورت کم ہوتی ہے۔

☆ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر کیموتھیراپی کو جڑی بوٹیوں کے ساتھ ملا کے علاج کیا جائے تو اچھا علاج ہو سکتا ہے؟

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا کہ اس پر انہوں نے کوئی ریسرچ نہیں کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پر آپ ریسرچ کر لو۔

☆اس طالبہ نے مزید سوال کیا: ایلو پیتھک علاج کس حد تک کرنا چاہئے، جب کہ اس کے سائیڈ ایفیکٹس بھی بہت زیادہ ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تک ڈاکٹر کہتا ہے کرتے جاؤ۔ طالبہ نے مزید عرض کیا: کہ حضور ڈاکٹر تو پیسے کمانے کیلئے کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر یہ احساس ہو کہ ڈاکٹر پیسے بنانے کیلئے کر رہا ہے، تو نہ کراؤ۔ بعض یورپین ملکوں میں ایشین لوگوں کو لیبارٹری ٹیسٹ کیلئے رکھا ہوا ہے۔ جب کچھ سمجھ نہ آئے تو پین کلرز دے دیتے ہیں۔ دوسرے علاج بھی ساتھ ساتھ کر لینے چاہئیں۔ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے۔ انہوں نے پہلے دیسی دوائی کھائی پھر ایلو پیتھک پھر ہومیو پیتھک کھائی۔ کسی بے تکلف دوست نے کہا کہ آپ نے تینوں کھا لی ہیں۔ حضورؓ نے فرمایا: یہ تو علاج ہے یہ خدا نہیں ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ نے کس میں شفا رکھی ہے اس لئے میں نے تینوں کھا لی ہیں۔

☆اس کے بعد ایک دوسری طالبہ نے اپنا ایک مضمون پڑھ کر سنایا، جس کا عنوان تھا:

Discussion of Head Scarf from the pedgogical point of view

یعنی تعلیمی میدان میں حجاب کی بحث۔

گزشتہ دس سال سے زیادہ عرصہ سے جرمنی میں ان مسلمان عورتوں کے سر کے حجاب پر پابندی ہے جو پبلک سروسز یعنی تعلیم اور وکالت وغیرہ سے وابستہ ہیں۔ اس کی وجہ اسلام مخالف سیاستدانوں کے بیانات تھے۔ نیز بحث کے وقت تمام فریقین کی بات نہیں سنی جاتی تھی اور یک طرفہ مہم اسلام کے حکم کے خلاف چلائی جاتی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ اس بحث کا رُخ پلٹا اور اسلام کے خلاف پھیلائے جانے والے نظریات کو تبدیل کیا گیا اور جنوری 2015 میں جرمنی میں کورٹ نے، سوائے ٹیچرز کے باقی مسلمان عورتوں کیلئے حجاب کا Ban ختم کر دیا ہے۔ اس کا بہت سارے روشن خیال سیاست دانوں نے خیر مقدم کیا اور اسے جمہوریت اور مساوات کے عین مطابق قرار دیا۔

حضور انور نے اس بچی کو فرمایا کہ آپ نے اتنی تیز پڑھا ہے کہ پتہ نہیں سمجھ بھی آئی ہے کسی کو یا نہیں؟

☆ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہمیں کن موضوعات پر اپنے Thesis لکھنے چاہئیں جن میں یورپین معاشرے کی کمزوریوں کی نشان دہی ہو؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل چیز Morals ہیں، اس کی Defination مختلف ہے۔ مثلاً یورپ میں یہ اخلاق سمجھا جاتا ہے کہ مرد اور عورت اپنی مرضی سے بغیر شادی کے تعلق قائم کر لیں تو کوئی پکڑ نہیں۔ اگر زبردستی کا تعلق ہو تو پکڑ لیتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہاری اخلاق کی یہ تعریف غلط ہے، ایک طریقہ ہے ہر چیز کا، شادی کرو تو سکینت پیدا ہو گی۔ شادی کے ساتھ تعلقات قائم کرو۔ نسل پیدا کرو۔ پھر اس طرح پارلیمنٹیں تو Homosexuality کے بارے میں قانون پاس کر دیتی ہیں، جبکہ اسلام اور بائبل یہ بھی کہتی ہے کہ یہ غلط ہے اور قرآن کریم میں یہ لکھا ہے کہ اس وجہ سے ایک قوم پر عذاب آیا تھا۔ اس طرح کے آپ عنوان نکال سکتی ہیں، آپ لوگوں کے زرخیز ذہن ہیں۔ باقی رہ گیا حجاب کا تعلق تو ابھی یہاں بیان کیا تھا کہ مسلمان عورتیں کہتی ہیں کہ حجاب اپنے مذہب کی اطاعت میں پہنتی ہے؟ اسلام یہ نہیں کہتا کہ آنکھیں بند کر کے اطاعت کرو۔ صرف ایک بات پہ آنکھیں بند کر کے ایمان لانا ہے وہ اللہ پہ ایمان ہے اور غیب پہ ایمان ہے اور وہ اس لئے کہ پھر جب آہستہ آہستہ ایمان بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پھر اپنا اظہار بھی خود ہی کرے گا۔ پردہ کا حکم جو آیا ہے یہ اپنی شناخت کے اظہار کیلئے آیا ہے، اس سے عموماً جو شرفاء ہیں وہ حجاب کو دیکھ کر احتیاط کرتے ہیں۔ اسلام نے صرف یہ نہیں کہا کہ اپنا سر ڈھانک لو بلکہ اس کی حکمت بھی بتائی کہ تاکہ تم غیروں سے پہنچنے والے نقصان سے بچ سکو۔ اس نقصان سے بچنے کیلئے تمہیں مرد اور عورت کے درمیان ایک بیریئر رکھنا چاہئے۔

☆ایک طالبہ نے عرض کیا: بعض عورتیں جو ٹیچر بن رہی تھیں انہوں نے یہ دلیل دی تھی کہ لوگ کہتے ہیں کہ مجھے میرا مذہب کہتا ہے کہ قربانی کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر یہ کہو کہ قربانی کر رہی ہیں تو وہ کہہ دیں گے کہ تم سے تمہارا مذہب قربانی مانگتا ہے۔ مرد سے کیوں نہیں مانگتا۔ بہت سے لوگ تم سے ہمدردی کریں گے۔ تم ان کو بتاؤ کہ کیا فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن میں پردے کا حکم دیا اس میں پہلے مردوں کو کہا کہ نظریں نیچی رکھو۔ بہت سی یورپین عورتیں جو ہمارے جلسے پہ آتی ہیں جیسے U.K جلسے پہ ایک JOURNALIST آئی تھی۔ سارا دن اس نے عورتوں کی مارکی میں گزارا۔ پہلے وہ کہتی تھی کہ یہ segregation کیا ہے؟ پھر سارا دن گزارنے کے بعد شام کو اس نے کہا کہ میں زیادہ آزادی سے رہی ہوں۔ مجھے پتہ لگا کہ میں مردوں کی نظروں سے بچی رہی ہوں جو غلط نظریں ڈالتے ہیں۔ میں اپنی شناخت کے ساتھ رہی ہوں۔ یہاں سب عورتیں ہی کام کر رہی تھیں۔ عورت کی ایک value ہے اور یہ اسلام ہی اس کو بتاتا ہے۔

☆اس پر ایک طالبہ نے عرض کیا: اس معاشرہ میں وہ کہتے ہیں کہ آپ سارا دن گھر میں جو مرضی پہنو، پر سکول میں آ کر حجاب نہ لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سکول میں جو یونیفارم ہے پہن لو مگر ان کو کہو کہ مجھے عادت ہے کہ میں سر پر حجاب پہنتی ہوں۔ بعض یورپین بوڑھی عورتیں ابھی بھی سر ڈھانپتی ہیں۔ سردیوں میں سکارف کے علاوہ گلے میں مفلر بھی ڈال لیتی ہیں۔ مثلاً آپ ایک ریسرچ کر رہی ہو، تو اس کیلئے ایک سپیشل CAP پہننی پڑتی ہے تو پہن لو، مگر جب اس کمرے سے باہر آؤ تو پھر مناسب لباس ہونا چاہئے۔ ''اصل چیز ہے حیا'' عورت کو حیا رکھنی چاہئے۔ تاکہ وہ اپنی عزت کو محفوظ رکھ سکے۔ یہاں حیا نہیں اس لئے بہت بڑی percentage شادی سے پہلے غلط کاموں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ہم صرف قربانی نہیں کر رہے۔ ہاں تم یہ کہہ سکتی ہو کہ چونکہ میرا مذہب مجھے ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے اس لئے میں برداشت نہیں کر سکتی کہ اس سے ہٹ کر عمل کروں، لیکن قربانی کا لفظ ٹھیک نہیں۔ اگر تم قربانی کا لفظ استعمال کرو گی تو پھر غیر لوگ اعتراض کریں گے۔

☆ایک اور طالبہ نے سوال کیا: قرآن کریم میں پردے کی متعدد آیات ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا مگر یہاں لوگ کہتے ہیں پردے کا حکم ہے پہلے میں اس حکم کو سمجھوں گی پھر عمل کروں گی۔ ان لوگوں کو کیسے سمجھانا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہیں کہنا چاہئے کہ سمجھو، لیکن سمجھنے کیلئے اپنا ذہن خالی کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: مردوں کا اعتبار نہ کرو یہ اس طرح ہے کہ کسی کتّے کے آگے روٹی ڈال دو اور اسے کہو کہ نہ کھائے۔ جب تم بے پردہ ہو تو مردوں کی کیا گارنٹی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا ہے کہ تم کہتے ہو کہ پردہ نہیں ہونا چاہئے۔ چلو میں مان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)
طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

لیتا ہوں مگر کیا تم اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہو کے مرد غلط نظر سے نہیں دیکھے گا؟ کیا تم گارنٹی دے سکتی ہو؟ اس پر طالبہ نے کہا ''نہیں''۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پردہ سے عزت اور وقار قائم ہوتا ہے۔ میں نے عموماً دیکھا ہے کہ لوگ باپردہ عورتوں کی عزت کرتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حیا ایمان کا حصہ ہے اور عورت کی حیاء یہی ہے کہ وہ اپنی عزت کو محفوظ رکھے۔ اس سے پہلے کہ اس پر الزام لگیں، اس پر انگلیاں اٹھیں، وہ اپنا وقار قائم رکھے اور بلا وجہ کی لڑکوں سے دوستیاں نہ کرے۔ ٹھیک ہے یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں، ریسرچ کرتے ہیں وہاں لڑکوں سے بات بھی کرنی پڑتی ہے، لیکن اسی ماحول میں رہ کر وقار سے بات کریں اور اس ماحول سے نکل کر ٹک شاپ میں رسٹورینٹس میں ملنا اور ریسرچ کے علاوہ باتیں کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔ اسلام اسی لئے کہتا ہے کہ تم وقار سے بات کرو، تا کہ مردوں کو پتا چل جائے کہ میں اس سے فری ہو کر کوئی غلط کام نہیں کروا سکتا۔ اصل چیز جو اسلام کہتا ہے وہ جذبات کا کنٹرول ہے۔ اس کا مردوں کو بھی حکم ہے، عورتوں کو بھی حکم ہے۔ لیکن عورتیں کمزور ہوتی ہیں اور بعض دفعہ مردوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آجاتی ہیں، اس لئے انسے کہا جاتا ہے کہ اپنا ایک بیریئر قائم کرو اور بیریئر کیلئے ظاہری اظہار حجاب اور پردہ کا ہے۔

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: حضور! اتنی دیر ہو گئی ہے آپ ہمبرگ تشریف نہیں لائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا وہاں کی عورتیں سو فیصد پردہ کرنے لگ گئی ہیں۔ جب موقع ہوگا تو ضرور آئیں گے۔ بعض لوگ پردے کے معاملے میں Extreme حد تک جاتے ہیں۔ میں نے آگے بھی ایک مثال دی تھی کہ ایک تصویر آئی تھی کہ کار پہ شٹل کاک برقعہ چڑھایا ہوا ہے اور لکھا ہے طالبان نے عورتوں کو کار ڈرائیونگ کی اجازت دی ہے۔ اسلام میانہ روی کا مذہب ہے۔ درمیان میں رہو۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا: اگر یاجوج ماجوج سے مراد امریکہ اور روس ہیں تو ان کے درمیان جو نفرتیں ہیں اس کی کیا بنیاد ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر وہ اسلام کو برباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ ہی ہیں۔ ہر وہ طاقت جو اسلام کو ختم کرنا چاہتی ہے وہ یاجوج ماجوج ہے۔

☆ ایک اور لجنہ کی ممبر نے سوال کیا: میری پروفیسر کہتی ہے کہ حدیث، کہ 72 فرقے غلط ہوں گے ایک صحیح ہے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک حدیث اگر صحاح ستہ میں نہیں بھی آئی اور وہ حدیث پوری ہوگئی تو وہ ضعیف نہیں ہے۔ سنیوں میں 34-35 فرقے ہیں، اتنے ہی شیعوں میں بھی ہیں، ٹھیک ہے ان کی آگے بھی تقسیم ہوگئی ہے۔ لوگ اس کو مانتے ہیں۔ گزشتہ دنوں کسی نے مجھے لطیفہ دکھایا، کہ ایک آدمی خودکشی کرنے کیلئے دریا میں چھلانگ لگانے لگتا ہے تو دوسرا آدمی اسے بچا لیتا ہے۔ بچانے والا آدمی اس سے پوچھتا ہے کہ تم کس فرقہ سے ہو، وہ بتاتا ہے، وہ پھر پوچھتا ہے اس کی کس شاخ سے ہو، وہ بتاتا ہے تو دونوں ایک ہی فرقے کی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مزید پوچھتا ہے کہ تم فلاں مسجد میں جاتے ہو یا دوسری مسجد۔ وہ دوسری مسجد میں جاتا تھا تو بچانے والے نے اسے دھکا دے دیا کہ تم کافر ہو۔ فرقے گننا ان کا کام ہے جو کہتے ہیں کہ نہیں ہیں، ہم تو مانتے ہیں کہ یہ فرقے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں چاند سورج گرھن کی حدیث ضعیف ہے۔ مگر جب ثابت ہوگئی تو ضعیف نہیں۔ کوئی ایک جماعت کا نام لے دیں جو ساری دنیا میں ایک لیڈر کے تحت اپنے آپ کو جماعت کہتی ہو۔ جماعت الدّعوہ کہتی ہے مگر وہ ایک ملک میں ہے۔ لیکن صرف جماعت احمدیہ ہے کہ کہیں چلے جاؤ۔ افریقہ میں، یورپ میں، فار ایسٹ میں، آسٹریلیا میں، ساؤتھ امریکہ میں، جماعت ایک ہی ہے، باقی نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے پیغام پہنچاؤ، ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔ موصوفہ نے مزید عرض کیا کہ جماعت کس طرح چیک کرتی ہے کہ یہ حدیث ٹھیک ہے یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ہدایت کیلئے تین ذرائع قرآن، حدیث اور سنت بتائے ہیں۔ وہ حدیثیں جو قرآن اور سنت کے منافی ہیں وہ غلط ہیں۔ حدیثیں بعد میں جمع ہوئیں۔ وہ حدیثیں جو قرآن کے خلاف نہ ہوں وہ صحیح ہیں۔ چھ حدیثوں کی کتابیں صحاح ستہ جو ہیں وہ بہر حال مستند ہیں۔

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: اسلام نے مرد کو دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کی اجازت دی ہے۔ بعض مرد چھپ کر دوسری شادی کرتے ہیں کئی سال بعد دوسری شادی کا پتہ چلتا ہے تو کیا ایسی شادی کو بھی سنت کا نام دیا جا سکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ حکم جنگ کی صورت میں تھا یا ایسی صورت میں کہ عورتیں زیادہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرد کی دو تین ضروریات بتائی ہیں۔ جس کی وجہ سے شادی جائز ہے، لیکن ساتھ فرمایا کہ تم انصاف کرو اور سوسائٹی میں اس کا اعلان کرو۔ اگر کوئی چھپ کر شادی کرتا ہے تو غلط کرتا ہے۔ لیکن اس شادی میں اگر کوئی مرد گناہ گار ہے تو عورتیں بھی ملوث ہیں۔ اگر عورت کو پتا ہے کہ یہ پہلے سے شادی شدہ ہے اور وہ اس سے تعلق قائم کر کے شادی کرتی ہے تو وہ بھی اتنی ہی گناہ گار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ پہ رشتہ نہ بھیجو۔ عورت عورت پہ ظلم نہ کرے۔ اور یہ ظلم ہے عورت پر کہ اس کے خاوند کو بہلا پھسلا کر سبز باغ دکھا کر رام کر لیتی ہے۔ مرد دوسری شادی اولاد کی خاطر اور دینی ضروریات کیلئے کر سکتا ہے۔ مگر پہلے افیئر چلائے پھر شادیاں کرے یہ غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی سختی سے تردید فرمائی ہے۔ اسلام اس کی نفی کرتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ ساروں سے انصاف بھی کرو اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ برابر کا سلوک کرو۔ ان کے حقوق بھی ادا کرو۔ یہ نہیں کہ پہلی بیوی سے تین بچے ہیں تو دوسری بیوی کر لی اور پہلی کی خبر ہی نہیں۔

☆ اس پر سوال کرنے والی طالبہ نے پوچھا: اس میں پہلی بیوی کی رضامندی کس حد تک ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انصاف کرو۔ برابر کا سلوک کرو۔ پہلی بیوی کو بتانا ضروری ہے۔ اس سے اجازت لینے کا نہیں لکھا ہوا۔

طالبات کی یہ کلاس آٹھ بجکر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 26 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں آمین کی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔

اِسام چوہدری، مونس احمد، لبید احمد، فاران خواجہ، سفیر عالم سوہل، مفلح روحان خالد، انتصار احمد، شاہ زیب قریشی، نعمان احمد مظفر، تمثیل احمد ارسلان، قویم احمد کاشف، لبید احمد، اسد عمران مرزا، اطہر احمد، شہریار ملک، احسان احمد طاہر۔

عزیزہ ماریہ حفیظ۔ عزیزہ عروسہ شاہ، امتہ المصور نائلہ، عزیزہ علیشہ احمد، عزیزہ نمودِ سحر رانا، عزیزہ صوفیہ ناز، عزیزہ شمائزہ خان، عزیزہ شازیہ سعید باجوہ، عزیزہ عائشہ احمد، عزیزہ میشا ذکاء۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

۞...۞...۞

ماہ صیام میں چندہ تحریک جدید کی سو فیصدی ادائیگی

الحمد للہ ایکبار پھر ہماری زندگیوں میں ماہ صیام آیا ہے۔ یہ مہینہ تمام مہینوں کا سردار ہے۔ رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ اسکے تمام دن ہی بہت بابرکت ہیں۔ جہاں ہم رمضان المبارک کی عبادتیں روزہ رکھنے، درس القرآن سُننے اپنے طور پر قرآن مجید کا دَور کرنے، نماز تراویح وتہجد کی ادائیگی کرنے اور پھر آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کی سعادت پاتے ہیں اسکے ساتھ ہی ہماری یہ بھی کوشش ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کو بھی پیش کریں چُنانچہ اس بابرکت ماہ صیام میں جماعت احمدیہ کے احباب ومستورات و بچے اپنی شاندار روایت کو قائم رکھتے ہوئے چندہ تحریک جدید کی سو فیصدی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے افراد جو مکمل ادائیگی کر دیتے ہیں انکے اسماء 29 رمضان کی اجتماعی دعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

ماہ رمضان سے تحریک جدید کی مُناسبت کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

''اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ......سادہ زندگی بسر کرو...... پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو۔'' (خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 4 رنومبر 1938)

سو جملہ ضلعی ومقامی امراء وصدر صاحبان، سیکرٹریان/سیکرٹریات تحریک جدید بھارت سے گزارش ہے کہ اس بابرکت ماہ میں چندہ تحریک جدید کی سو فیصدی ادائیگی کیلئے بھرپور سعی فرمائیں جزاک اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو توفیق عطا فرمائے آمین۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید بھارت، قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین

''اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔''

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 8 رنومبر 2013)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

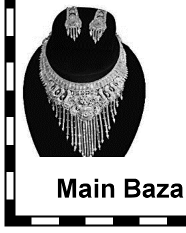

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جو آپ کو اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دے رہا ہے یہ صرف اور صرف خلافت سے وابستگی میں ہے اس سے علیحدہ ہو کر کوئی ایک کوڑی کا بھی کام نہیں کر سکتا

اگر کوئی بعض کاموں کے اچھے نتائج کو دُنیاوی علم اور عقل اور محنت کی وجہ سمجھتا ہے تو یہ محض اس کی خوش فہمی ہے دین کے نام پر کئے جانے والے کام میں خلافت سے علیحدہ ہو کر ایک ذرہ کی بھی برکت نہیں پڑے گی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29رمئی 2015 بطرز سوال و جواب

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ بھارت 2015

سوال اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر کیا کیا فضل فرمائے اور ہمیں کن کن انعامات سے نوازا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: (۱) ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی وضاحت میں جن بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملایا تھا ان میں ہم شامل ہوئے۔ (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس پیارے کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ ایمان ثریا سے زمین پر لے کر آئے گا۔ ہمیں اس کے ماننے والوں میں شامل فرمایا۔ (۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح و مہدی کو اپنا سلام پہنچانے کے لئے کہا تھا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ یہ فرض ادا کرنے والوں میں شامل ہوں اور (۴) پھر جماعت احمدیہ مبائعین پر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے بعد جاری سلسلۂ خلافت کی بیعت میں بھی شامل فرمایا۔

سوال یہ افضال و انعامات ہم سے کیا تقاضا کرتے ہیں؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: پس اللہ تعالیٰ کے یہ تمام فضل ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا شکر گزار بنتے ہوئے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی لائیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کے ماننے والوں کا فرض ہے۔ تبھی اس بیعت کا حق ادا کرسکیں گے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی کب تک کیلئے فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کی خوشخبری دے کر خاموشی اختیار کی تو پھر اس کا مطلب تھا کہ اس ایمان کو تا قیامت زمین پر اپنی شان و شوکت سے قائم رہنا ہے نیز حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے تا قیامت رہنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔

سوال نظام خلافت کو اللہ تعالیٰ نے تا قیامت جاری فرمایا ایسے میں ہم احمدیوں کا کیا فرض ہے؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جُڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں...... اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بھی فرض قرار دیا ہے جو اس نظام سے جڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ایمان کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے خلافت کے مددگار بنیں اور اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مصمّم ارادہ کریں کہ ہم نے اپنے ایمان کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسروں کو بھی ایمان کی روشنی سے آشکار کرنا ہے۔

سوال جو لوگ خلافت سے دُور ہٹے ہوئے تھے وہ کیسے لوگ تھے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور جو خلافت سے دور ہٹے ہوئے تھے وہ بڑے دینی عالم بھی تھے، دنیاوی عالم بھی تھے، پڑھے لکھے بھی تھے، تجربہ کار بھی تھے، صاحب ثروت و حیثیت بھی تھے، انجمن کے تمام خزانے کو بھی اپنے قبضے میں کئے ہوئے تھے لیکن وہ لوگ ناکام و نامراد ہی ہوتے گئے۔ مولوی صاحب خلافت ثانیہ کے انتخاب کے بعد نہ صرف وہاں سے، قادیان سے چلے گئے بلکہ ان غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے بعد میں بھی بڑی فتنہ پردازیاں جاری رکھیں۔ لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

سوال پیغامی خلافت سے ناطہ توڑ کر اور قادیان چھوڑ کر جا رہے تھے اور خزانہ بھی بالکل خالی کر گئے تھے۔ جاتے ہوئے تعلیم الاسلام سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ دس سال نہیں گزریں گے کہ ان عمارتوں پر آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ اس کا حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ دس سال بھی گزر گئے اور اس کے بعد بھی کئی دہائیاں گزر گئیں اور آج اس بات کو 101 سال ہو گئے ہیں لیکن نہ صرف انتہائی نامساعد حالات کے باوجود قادیان ترقی کر رہا ہے جس میں پارٹیشن کا واقعہ بھی شامل ہے جب جماعت کو وہاں سے نکلنا پڑا اور صرف چند سو درویشوں کو وہاں درویشی کی زندگی گزارنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اور اب تو قادیان میں نئی سے نئی جدید عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ ایک سکول پر قبضہ کرنے کی بات کرتے تھے۔ کئی کروڑ روپے کی لاگت سے نئے سکول بن رہے ہیں۔ تبلیغ کے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بہت وسعت اختیار کر چکے ہیں اور پھر قادیان ہی نہیں دنیا کے بہت سے ممالک میں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ جماعت کی کئی کئی منزلہ عمارتیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ثبوت دے رہی ہیں۔ دنیا کے ہر مذہب کے افراد تک اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچ رہی ہے۔ پس یہ تائید ہے اللہ تعالیٰ کی خلافت احمدیہ کے ساتھ جس کے نظارے ہم روز دیکھ رہے ہیں۔

سوال خلافت کے فیوض و برکات اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ذکر کے تسلسل میں حضور پُورنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عالی شان قیمتی عمارت کی خرید کا ذکر فرمایا اس کی کیا تفصیل حضور پُر نور نے بیان فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جرمنی بھی ان فیوض سے خالی نہیں ہے جو خلافت احمدیہ سے جڑنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہنچا رہا ہے۔ ابھی چند دن پہلے جماعت جرمنی کی دو ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نے مل کر پانچ منزلہ عمارت خریدی جو ایک اعشاریہ سات ملین یا سترہ لاکھ یورو کی خریدی گئی۔ وہ خزانہ جس میں خلافت کے مخالفین نے ایک روپے سے بھی کم رقم چھوڑی تھی اور ہنستے تھے کہ دیکھیں اب کس طرح نظام چلے گا۔ اس خلافت سے وابستہ ایک ملک کی دو ذیلی تنظیموں نے آج ایک پانچ منزلہ وسیع عمارت تقریباً انیس کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت خرچ کر کے خریدی ہے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت احمدیہ کی تائید نہیں تو اور کیا ہے۔ جو خلافت سے علیحدہ ہوئے ان کا مرکزی نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ ان کے نیک فطرت اس وقت بھی جب ان کو احساس ہوا اور آج بھی جب ان کو یا ان کی نسلوں کو احساس ہوتا ہے تو ان میں سے بھی جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہو رہے ہیں اور خلافت کے جھنڈے تلے آ رہے ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت کی تائید و نصرت اور قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمانے کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ دوسری قدرت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اس کی تائید کے اظہار ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ پس جو اپنے ایمان میں مضبوط رہیں گے وہ نشانات اور تائیدات دیکھتے رہیں گے۔ پس اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہیں۔ خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو جوڑیں اور اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دیں جس کا خدا تعالیٰ نے خلافت کا انعام حاصل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ خلافت کی نعمت اسلام کے اوّل دور میں اُس وقت چِھن گئی تھی جب دنیاداری زیادہ آ گئی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس فیض سے وہ لوگ محروم ہو جائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کریں گے۔

سوال خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا شرطیں رکھی ہیں؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور پہلا حق یہ ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ پس اگر اس نعمت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ پانچ وقت اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور احسن رنگ میں ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔

سوال دعوۃ و تبلیغ کے بہترین ثمرات اور حیران کن نتائج اور پوری دنیا میں مسلسل کام کرنے کی توفیق کا راز کیا ہے؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کام کی توفیق اور ہر خیر و برکت کو خلافت سے وابستگی کا نتیجہ قرار دیا خلافت سے ہٹکر کوئی خیر و برکت حاصل نہیں ہوسکتی اس کی بہترین جیتی جاگتی مثال بھی حضور پُرنور نے بیان فرمائی حضور فرماتے ہیں: اسی طرح کام کرنے والوں اور عہدیداروں سے بھی میں یہی کہتا ہوں کہ یہ برکت جو آپ کے کام میں ہے یا جو آپ کو اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دے رہا ہے یہ صرف اور صرف خلافت سے وابستگی میں ہے۔ اس سے علیحدہ ہو کر کوئی ایک کوڑی کا بھی کام نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی بعض کاموں کے اچھے نتائج کو دنیاوی علم اور عقل اور محنت کی وجہ سمجھتا ہے تو یہ محض اس کی خوش فہمی ہے۔ دین کے نام پر کئے جانے والے کام میں خلافت سے علیحدہ ہو کر ایک ذرہ کی بھی برکت نہیں پڑے گی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ علیحدہ ہونے والوں نے نتیجہ دیکھ لیا۔ روز بروز ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ ان کی مرکزیت ختم ہو رہی ہے۔ ان کا نظام بے سہارا ہو رہا ہے۔ پس یہ خلافت کے ساتھ محبت اور اطاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر رہی ہے اور بہتر نتائج نکل رہے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے اس لئے دین کی ترقی کے لئے ہر کوشش کو اس نے خلافت سے وابستہ کر دیا۔

سوال مبلغین و عہدیداران کو حضور پُرنور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین و عہدیداران کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی کہ خلافت سے وابستگی کی اہمیت کو جماعت میں بار بار بیان کریں۔ حضور فرماتے ہیں: ایسے عہدیدار بھی ہیں جو اپنی اہمیت کی طرف تو توجہ دلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ہم عہدیدار ہیں لیکن خلافت کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ سال میں ایک یوم خلافت منا کر ہم نے فرض ادا کر دیا۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ جتنا زور جماعت کو خلافت سے تعلق کے بارے میں دیا جانا چاہئے اتنا نہیں دیا جاتا۔ اس بات کو راسخ کرنے کی بہت ضرورت ہے کہ خلیفۂ وقت کی باتوں کو سنو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنا خلافت سے تعلق بڑھاؤ۔ جو لوگ اس بات کو سمجھتے ہیں وہ اپنی حالتوں میں بھی غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ مختلف واقعات کے ذریعہ علماء اور عہدیدار خلافت کی اہمیت کو جماعت میں وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہیں تو ایمانوں میں مضبوطی اور مزید جِلاء پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ عہدیدار خلافت کی اہمیت اور تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے تو ان عہدیداروں کی اہمیت خود بخود بڑھ جائے گی۔ پس یہ علماء کی ذمہ داری ہے۔ اس میں سب لوگ شامل ہیں چاہے وہ مربیان ہیں، عہدیداران ہیں یا دین کا علم رکھنے والے ہیں کہ خلیفۂ وقت کا دست و بازو بنیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفۂ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔ یہ تصور غلط ہے کہ ایک دفعہ کہہ دیا تو بات ختم ہو گئی۔ یہ نصیحت اور تعلق کے اظہار کا بار بار ذکر ہونا چاہئے۔

...❁...❁...❁

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

کرتے ہو۔لیکن اس انعام کو مشروط کیا ہے پہلے ایمان لانے اور ثابت قدم رہنے کے ساتھ۔اور ثابت قدم رہنے کا یہ مطلب ہے کہ جس کی بیعت میں تم شامل ہوگئے ہو، جس اللہ پر تم نے اپنے ایمان کا دعویٰ کر دیا ہے اس کے حکموں پر عمل کرو اور ایسے عمل کرو جو حقیقی مومنوں کے عمل ہوتے ہیں۔صالح عمل وہ ہوتے ہیں جو نیک عمل ہوں، نیکی کے راستے پر لے جانے والے عمل ہوں، جو ہر لحاظ سے درست ہوں۔ایسے عمل جو ایک دوسرے کے حقوق اور واجبات ادا کرنے والے عمل ہوں۔وہ عمل ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ایسے عمل جو موقع و محل کی مناسبت سے کئے جائیں وہ صالح عمل۔ایک بات ایک جگہ جائز ہوسکتی ہے مگر موقعہ کے مناسب نہیں ہے تو وہ صالح عمل نہیں ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی بھی ہے اور دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی پابندی بھی۔ایسے پاک عمل اگر ہوں گے تو تبھی وہ مومن کے صالح عمل کہلا سکتے ہیں اور ایسے عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے کہ فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً (النحل:98) یعنی ہم یقینا اسے ایک حیات طیبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے۔ایک ایسی زندگی ان کو ملے گی جو انتہائی پاکیزہ ہوگی۔وہ پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو سمیٹتی چلی جائے گی اور اعمال کا بدلہ ان اعمال کے مطابق ملے گا جو اس دنیا میں انسان کرتا ہے۔اور جیسا کہ مَیں پہلے بتا آیا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں ایسے مضبوط ایمان والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو ان کی خواہش کے مطابق دیتا ہوں۔پس نیک اور صالح عمل کرو۔اگر نہیں کرو گے تو یہ دنیا کی چیزیں عارضی ہیں۔ان چیزوں کو جنہیں اپنی زندگی کی اسباب سمجھتی ہو، مقصد سمجھتی ہو، یہ سب ختم ہونے والی چیزیں ہیں۔

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ جو تمہارے پاس ہے وہ سب ختم ہوجائے گا۔فرمایا کہ مَا عِنۡدَکُمۡ یَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰہِ بَاقٍ جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوجائے گا۔جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والی چیز ہے۔ وَلَنَجۡزِیَنَّ الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡۤا اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ اور ضرور ہم اُن لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔اور فرمایا کہ مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو اسے ہم یقینا ایک حیات طیبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور انہیں ضرور ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

پس دیکھیں، سوچیں، کون بیوقوف ہوگا جو ختم ہونے والے سودے تو لے لے اور ہمیشہ رہنے والے سودے کو چھوڑ دے۔بعض دفعہ دنیا میں نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے تنگیوں اور تکلیفوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔احکامات پر عمل کرنے کے لئے بظاہر تکالیف بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم صبر سے یہ سب چیزیں برداشت کرلو گے تو پھر ہمیشہ کی نعمتوں کے وارث بن جاؤ گے۔یہ دنیاوی تکلیفیں عارضی ہیں، یہ ختم ہوجائیں گی۔تمہارے ایمان میں مضبوطی اور عہدِ بیعت کو نبھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بہتری کے حالات پیدا کردے گا۔لیکن شرط یہ ہے کہ تم بھی بے صبری نہ دکھاؤ۔ورنہ یاد رکھو یہ بے صبری اللہ تعالیٰ کا یا مومنوں کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتی تمہیں ہی نقصان پہنچائے گی۔احکامات پر عمل نہ کرکے جو تم حاصل کرو گے وہ دائمی فائدے کی چیز نہیں ہے اس دنیا میں ہی تم دیکھو گی کہ اس کے بداثرات ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں۔پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے نیک اور صالح اعمال بجالاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اُس فرمان کی مصداق بنو کہ وَلَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ یعنی اور انہیں ضرور ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

پس ہر احمدی عورت ہمیشہ اپنے سامنے اس بات کو رکھے کہ اُس نے اِس زمانے کے لہو ولعب اور چکاچوند اور فیشن اور دنیاداری کے پیچھے نہیں چلنا بلکہ اپنی بقا کے لئے اپنے آپ کو اس دنیا کی جنتوں سے حصہ لینے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی دائمی جنتوں کا وارث بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہے، اللہ کے رسول کے احکامات پر عمل کرنا ہے، زمانے کے جس امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہوئی ہیں ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ہے۔اور یہی چیزیں ہیں جو آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی نسلوں کو بھی ان انعاموں کا وارث بنائیں گی جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ملنے والے ہیں اور آخر میں بھی ملنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے وعدے کبھی غلط نہیں ہوسکتے۔یاد رکھیں یہ شیطان ہے جس نے عہد کیا ہوا ہے کہ مَیں انسان کو ورغلانے کے لئے ان کی ہر راہ میں بیٹھوں گا۔اور یہ کام پہلے دن سے ہی کر رہا ہے۔شیطان مختلف راستوں سے آکر وسوسے ڈالتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لئے دعا سکھائی ہے اور اس زمانے میں جو آخرین کا زمانہ ہے جس میں شیطان نے مختلف صورتوں میں اپنے طرز سے دلوں میں وسوسے ڈال کر حملہ کرنا تھا ایک احمدی اور خاص طور پر احمدی عورت کو اور احمدی بچی کو جس نے احمدیت کی نسلوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، جس پر احمدی نسلوں کی نگرانی کی بھی ذمہ داری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی ہے، اسے شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اسے مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ (الناس:5) کی دعا بہت کرنی چاہئے کیونکہ فی زمانہ دجّالی اور طاغوتی طاقتیں، شیطانی طاقتیں بڑے زور سے ایسے حملے کر رہی ہیں اور اپنی شرارت کرکے مقصد پورا کرکے دلوں میں وسوسے ڈال کر پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔

آج کل کی تعلیم کے حوالے سے بعض نوجوان ذہنوں میں بے چینی شروع ہوجاتی ہے۔یاد رکھیں کہ آدم اور حوّا کو بھی اسی طرح یہی شیطان نے غلط راستے پر ڈالا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ایک چیز سے منع کیا تو شیطان نے کہا کہ نہیں یہ کام کرکے تم کیونکہ دوسروں سے ممتاز ہوجاؤ گے، فرشتوں کی طرح ہوجاؤ گے اس لئے تمہیں منع کیا گیا ہے۔آخر انسان اُس کے دام میں آگیا اور نقصان اٹھایا۔آج بھی شیطان مختلف شکلوں میں آپ کو ورغلا رہا ہے۔ دنیا کی آسائشوں، سہولتوں اور دنیاداری کی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔دنیا کی پُرتعیّش زندگی کی طرف توجہ دلا رہا ہے، توجہ دلا کر ورغلا رہا ہے۔کبھی علم کے بہانے سے ترغیب دلا رہا ہے کہ یہ علم ضرور حاصل کرو۔کبھی معاشی حالات کے حوالے سے غلط نوکریوں کی طرف مائل کر رہا ہے اور پھر انہی نوکریوں کی وجہ سے بعض عورتیں اپنے خاوند اور اولاد کے حقوق کو نظرانداز کر دیتی ہیں۔آدم اور حوّا نے تو جب وہ کام کرلیا جس کی طرف شیطان نے اسے مائل کیا تھا تو پھر انہیں احساس ہوا کہ اوہو! یہ تو بہت بُرا ہوا ہے ہم تو شیطان کے بہکاوے میں آگئے۔اللہ کے حکم سے نافرمانی ان پر ظاہر ہوئی تو ان کو اس نافرمانی کے بدنتائج سامنے نظر آنے لگے تو پھر آدم اور حوّا نے اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ فَدَلّٰىہُمَا بِغُرُوۡرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَۃَ بَدَتۡ لَہُمَا سَوۡاٰتُہُمَا وَطَفِقَا یَخۡصِفٰنِ عَلَیۡہِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّۃِ ؕ وَنَادٰىہُمَا رَبُّہُمَاۤ اَلَمۡ اَنۡہَکُمَا عَنۡ تِلۡکُمَا الشَّجَرَۃِ وَاَقُلۡ لَّکُمَاۤ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ۔ یعنی پس اس نے انہیں ایک بڑے دھوکے سے بہکا دیا پس جب ان دونوں نے اس درخت کو چکھا تو ان کی کمزوریاں ان پر ظاہر ہوگئیں اور جنت کے پتوں میں سے کچھ اپنے اوپر اوڑھنے لگے استغفار کرنے لگے اور ان کے رب نے ان کو آواز دی کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ یقینا شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

یاد رکھیں بظاہر اچھی نظر آنے والی چیز ضروری نہیں کہ اچھے نتائج پیدا کرے۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو بظاہر اچھی لگتی ہیں لیکن بھیانک نتائج ہی ظاہر کر رہی ہوتی ہیں اس لئے اس زندگی میں بڑا پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہئے۔اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے تقدّس کا احساس کرنے کی ضرورت ہے۔اللہ سے دعا مانگ کر ہر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اگر بہتر ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ مددگار ہو۔کسی بھی ایسے کام کو جسے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے شیطان ضرور انسان کو بہکاوے میں لاکر اس سے کروانے کی کوشش کرتا ہے۔شیطان کے بہکانے کے انداز مختلف ہیں۔ مثلاً نوجوان لڑکیوں کے لئے جو پڑھنے والی لڑکیاں ہیں ان کو کہتا ہے فلاں علم حاصل کرو، علم حاصل کرنا بڑا اچھا کام ہے۔ بڑا ضروری ہے، حکم ہے، ہر مرد و عورت علم حاصل کرے لیکن کسی خاص قسم کے علم کے لئے حالات ایسے ہیں جو لڑکیوں کے لئے مناسب نہیں۔ایسا انتظام نہیں جہاں ایک احمدی لڑکی کے تقدّس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا رہائش کا انتظام ہو سکے۔ ایک مِکس (Mix) سوسائٹی ہے۔اس میں جب احمدی بچی گھلے ملے گی تو بہرحال اس ماحول کا اثر ہوگا۔اپنے والدین ساتھ قریب نہیں ہوں گے دور دراز کے ملکوں میں ہوگی۔ اس ماحول کے زیر اثر اس کا حجاب اترے گا، بے تکلّفیاں بڑھیں گی۔ جو کمزور ہوتی ہیں اور بعض دفعہ اس ماحول کے زیر اثر ایسے خوفناک نتائج بھی سامنے آئے ہیں کہ لڑکی لڑکے کے تعلقات قائم ہوگئے۔جو اگر عارضی ہیں تو ساری عمر کے لئے بدنامی کا داغ زندگی پر لگ گیا۔اور وہ خاندان کے لئے بدنامی کا باعث بنتا ہے۔ان کے لئے بھی شرم کا باعث بنتا ہے کہ شرمندگی کی وجہ سے اس بچی کے ماں باپ جو ہیں وہ بھی جماعت سے تعلق کم کرتے جاتے ہیں۔احمدی ماحول سے تعلق کم ہوجاتا ہے جس میں دین کا رجحان ہے اور ایسے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہوجاتا ہے جہاں پر مکمل طور پر دنیاداری میں پڑ جاتے ہیں دوسرے بچے بھی اسی دنیاداری میں ڈوب جاتے ہیں۔اگر یہ تعلق ایک لڑکے اور لڑکی کا ہے شادی کی صورت میں ہے تو پھر ایسے نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اگر لڑکا احمدی نہ ہو تو پھر آئندہ کی نسل احمدی نہیں رہتی اور یہ احساس کہ ہم نے اپنی جوانی کے جوش میں غلط فیصلہ کیا تھا شیطان کے بہکاوے میں آگئے تھے وہ پھر بڑھتا چلا جاتا ہے۔بعض دفعہ جوش میں ماں باپ کا یا جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ماں باپ یہ اظہار کرتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا غیر مسلم لڑکے سے لڑکی بیاہ دو۔ایک عرصہ گزرنے کے بعد جب یہ لوگ دین سے بہت دُور ہٹ جاتے ہیں پھر یہ احساس دلاتا ہے کہ اوہو! ہم نے تو بہت برا کیا۔ یہ تو احمدیت کی نسل ہی خراب ہوگئی۔ایک تو وہ صورت ہے جو مَیں نے بیان کی کہ ایک عمل کی وجہ سے پورا خاندان ہی شیطان کی گود میں چلا گیا اور دین سے کٹ گیا اور دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک مدت گزر جانے کے بعد بھی جو نتائج سامنے آتے ہیں تو لڑکی کو خود یا اس کے ماں باپ کو احساس ہوتا ہے کہ جوانی کے جوش میں بچوں کے جذبات کا خیال رکھنے کی وجہ سے جو ہم نے یہ کام کیا تھا اس نے تو ہماری نسلوں کو دین اور خدا سے دُور پھینک دیا ہے۔

تو ایک جائز کام ہے تعلیم حاصل کرنا۔حکم ہے کہ تعلیم حاصل کرو۔لیکن اس تعلیم کی وجہ سے جو روشن دماغی بعض دفعہ نام دے دیا جاتا ہے ان شرائط پر عمل نہ کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے عورت کے تقدّس کے لئے مقرر فرمائی ہیں شیطان کے وساوس کی وجہ سے جو خودساختہ اپنے آپ کو ڈھیل دی تھی دینی تعلیم سے ہٹ کر ایک صحیح کام کو ان کے غلط نتائج سامنے آگئے اور اس غلط نتائج کی وجہ سے یہ جو ایک صحیح عمل ہے ایک غیر صالح عمل ثابت ہوگیا۔شادی کرنا بھی ایک حکم ہے لیکن شادی دین سے دور لے جانے والی ثابت ہو تو یہ صالح عمل نہیں ہے۔اسی طرح احمدی لڑکے بھی جو اپنی

شادیوں میں اپنی پسند دیکھ کر غیر مسلموں یا غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں ان کے بھی یہی عمل ہیں۔ اگر انہوں نے شادی کے بعد اپنی بیویوں کو احمدیت و دین پر قائم نہیں کیا تو غیر صالح عمل بن جاتے ہیں۔

پس ہر جائز کام ہر ایک کے لئے صالح عمل نہیں بن جاتا۔ پس ان باتوں پر ماں باپ کو بھی غور کرنے کی ضرورت ہے اور نوجوان بچیوں و بچوں کو بھی۔ یہ ایک مثال میں نے دی ہے۔ بعض ایسے واقعات ہوجاتے ہیں جو اس قسم کی صورتحال سامنے آجاتی ہے۔ ایک انتہا ہے جو ایک اِکّا دُکّا کہیں نظر آتی ہے جیسا کہ میں نے مثال دی ہے، لیکن فکر پیدا کرتی ہے اور صرف تعلیمی اداروں میں جاکر ہی نہیں ویسے بھی بعض جگہوں پر کام کرنے کی وجہ سے یا ماحول کی وجہ سے یا دوستیاں پیدا ہونے کی صورت میں ایسے حالات پیدا ہوجاتے ہیں جو احمدی لڑکے اور احمدی لڑکی کو اپنا ماحول چھوڑ کر غیروں میں شادی کرنے پر مجبور کرتے ہیں یا خود اپنے آپ کو مجبور سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

بعض احمدی لڑکیاں اپنی آزادی کے حق کے اظہار کے طور پر غیروں سے شادی کرلیتی ہیں۔ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اہل کتاب سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔ ٹھیک ہے اجازت تو ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے ساتھ ملا کر کافر بھی قرار دیا ہے اور یہ بھی ہے ایسے لوگوں سے تعلق قائم کر کے تم اپنی نسلوں کو خراب کرلو گے۔ پس یہ بڑے سوچنے والی باتیں ہیں بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بعد میں ایسے لوگ خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور خط لکھ کر مجھے بھی پریشان کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایسے فیصلے جذبات کے بجائے دعا سے کرنے چاہئیں۔ اور یہ ازدواجی رشتہ قائم کرنا تو ایسا معاملہ ہے جو بہت سوچ سمجھ کر اور دعا کر کے کرنا چاہیے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب شادی کرنے لگو تو نہ دولت دیکھو نہ صورت دیکھو، نہ خاندان دیکھو۔ جو دیکھنے کی چیز ہے اور جس پر تمہیں غور کرنا چاہیے وہ دینداری ہے اسے دیکھو۔ پس اگر یہ معیار بن جائیں تو پھر دیکھیں کس طرح ہمارا معاشرہ مکمل طور پر پاک لوگوں کا معاشرہ بن جاتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدّس ہے۔ اس کی حفاظت اس کا کام ہے۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جو دین سے دُور لے جانے والا ہو۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدّس پر حرف آتا ہو۔ عورتوں کو کام کرنا ہے یہ منع نہیں ہے۔ مثلاً نوکریاں کرنا، تعلیم حاصل کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اگر ایسے کام کریں گی جس سے بد نتائج نکلتے ہوں تو وہ منع ہیں۔ اس لئے ایسے کام کریں، پڑھائی میں ایسی لائن احمدی بچیاں چنیں جو اُن کو فائدہ دینے والی ہوں اور انسانیت کو بھی فائدہ دینے والی ہوں۔ اب مثلاً بعض علم ہیں جیالوجی ہے یا اس طرح کے اور۔ یہ بڑے مفید علم ہیں۔ لیکن ان کے لئے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ ریسرچ کے لئے کئی کئی دن بیابانوں میں پھرنا پڑتا ہے۔ ایسے علم کی بجائے جس میں tour پر جانے کی وجہ سے ہر وقت ماں باپ کو دھڑکا لگا رہے بہتر ہے وہ علم حاصل کیا جائے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا یعنی علم الابدان وعلم الادیان۔

احمدی بچیاں پڑھائی میں عموماً ہوشیار ہوتی ہیں۔ انہیں میڈیسن کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے اور دین کی تعلیم تو ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے لازمی ہے۔ اس سے دنیا کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ بچیوں کے لئے زبانیں سیکھنا بڑی اچھی بات ہے اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ جماعت کو بھی فائدہ ہوگا ترجمہ کرنے والی میسّر آجائیں گی۔ دنیا کو بھی فائدہ ہوگا، آپ کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ تو بچیوں کو ایسے مضامین لینے چاہئیں جو اُن کے لئے انسانیت کے لئے، آئندہ نسلوں کے لئے فائدہ مند ہوں اور سب سے بڑھ کر دین سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے۔ اس سے فضول قسم کی باتیں، دوسروں کا استہزاء اور تمسخر، مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنا جو ہے اس سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ دنیاداری کی باتوں اور اپنے پیسے دکھانے یا دوسرے کے بہتر حالات دیکھ کر کڑھنے اور پھر نقصان پہنچانے کی عادتیں بھی ختم ہوجائیں گی۔ اگر ہر احمدی عورت اپنے اندر یہ انقلاب پیدا کرلے کہ اس نے ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہے اور اپنے اندر نیک اعمال کو جاری کرنا ہے، صالح اعمال کو جاری کرنا ہے تو آپ دیکھیں گی کہ دنیا میں احمدیت کس تیزی سے پھیلتی ہے، انشاء اللہ۔ اس وقت دنیا کو ایک خدا کی پہچان کروانے کی ضرورت ہے اور اس میں دنیا کی بقا ہے اس لئے پہلے اپنے آپ کو اس طرح ڈھالیں کہ آپ کا ہر عمل خالصتاً لِلّٰہ ہوجائے۔ آپ دنیا کو یہ بتانے والی بن جائیں کہ دیکھو یہ تبدیلی ہمارے اندر اس وجہ سے آئی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اُس آخری کتاب پر عمل کرنے والی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے اُتاری تھی۔ اِس لئے اگر تم بھی اپنے خدا سے ملنا چاہتی ہو، اپنے دلوں کی بے چینی دور کرنا چاہتی ہو تو اس طرف آؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہیں ورغلا رہا ہے۔ تمہیں دنیا کی آسائشیں اور سہولتیں دکھا کر دھوکے میں ڈال رہا ہے۔ تم سمجھتی ہو کہ دنیا تمہارے کسی کام آئے گی۔ یہ دنیاداری کے اعمال تو صرف جہنم کا راستہ دکھانے والے ہیں۔ جنّت میں جانے اور اس دنیا میں بھی سکونِ قلب حاصل کرنے کے لئے نیک اور صالح اعمال کام آئیں گے۔ تو اس طرح جب آپ دنیا کو پیغام پہنچانے والی ہوں گی تو جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر رہی ہوں گی وہاں اپنی نسلوں کی بھی ضمانت حاصل کر رہی ہوں گی کہ وہ نیکیوں پر قائم رہنے والی ہیں اور ہمیشہ نیکیوں پر قائم رہنے والی رہیں گی۔ لیکن اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا اور ہمیشہ کہا کرتا ہوں اپنے اندر اعمال صالحہ بجالانے کی روح پیدا کرنی بہت ضروری ہے۔ اِس لئے اپنی عبادتوں کے بھی معیار قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے احکام کے بھی معیار قائم کریں۔

اب ایک پردہ کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کے تقدّس کی حفاظت کے لئے اس کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو۔ اس میں ایک تو یہ بتادیا کہ لباس ایسا ہونا چاہیے جس سے جسم کا ننگ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ جین بلاؤز پہن کر جو باہر نکلتی ہیں تو غلط ہے۔ بعض مائیں اپنی بچیوں پر توجہ نہیں دیتیں اور کہتی ہیں ابھی چھوٹی ہے۔ حالانکہ بارہ تیرہ سال کی عمر کے بعد لباس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینوں سے گزار کر ڈھانک کر پہنا کرو۔ تو پردہ کا ایسا حکم ہے جس کا قرآن کریم میں مختلف زاویوں سے مختلف جگہوں پر ذکر آیا ہے تو احمدی بچیوں اور عورتوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

جن باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کھول کر احکام دے دیئے ہیں اُن کے عمل صالح ہونے کے بارے میں تو ایک مومن عورت کے دل میں ذرا بھر شبہ نہیں ہونا چاہیے اور اس کو بجالانے اور اس پر عمل کرنے پر ذرا بھر بھی تردّد نہیں ہونا چاہیے۔

آج کل مَیں نے دیکھا ہے کہ پاکستان سے جو اسائلم حاصل کر کے یہاں آنے والی بعض جلسے پر آنے والی عورتیں بھی میں نے دیکھا ہے پتہ نہیں کس احساس کمتری کے تحت ائرپورٹ سے نکلتے ہی نقاب اتار دیتی ہیں اور جو دوپٹے اور اسکارف لیتی ہیں وہ بہرحال اس قابل نہیں ہوتے کہ اس سے صحیح طور پر پردہ ہوسکے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد یہ سر سے ڈھلک رہا ہوتا ہے۔ پھر میک اَپ بھی کیا ہوتا ہے۔ اگر ایک عورت مثلاً ڈاکٹر یا کسی اور پیشے میں ہے اور اپنے پیشے کے لحاظ سے ہر وقت اس کے لئے نقاب سامنے رکھنا مشکل ہے تو وہ ایسا سکارف لے سکتی ہے جس سے چہرے کا زیادہ سے زیادہ پردہ ہوسکے اور اس کے کام میں بھی روک نہ پڑے۔ لیکن ایسی صورت میں پھر بھرپور میک اَپ بھی چہرہ کا نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن ایک عورت جو خانہ دار خاتون ہے، پاکستان سے پردہ کرتی یہاں آئی ہے یہاں آکر نقاب اتار دیں اور میک اَپ بھی کریں تو یہ عمل کسی طرح بھی صالح عمل نہیں کہلا سکتا۔ ایسی عورت کے بارے میں یہی سوچا جاسکتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کے بجائے دنیا کو دین پر مقدّم کر رہی ہے۔ ماحول سے متأثر زیادہ ہورہی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ شرم آتی ہے یہ دیکھ کر کہ یہاں یورپ کے ماحول میں پلی بچیاں جو ہیں، عورتیں جو ہیں وہ ان پاکستان سے آنے والی عورتوں سے زیادہ بہتر پردہ کر رہی ہوتی ہیں۔ ان لوگوں سے جو پاکستان سے یا ہندوستان سے آئی ہیں ان کے لباس اکثر کے بہتر ہوتے ہیں۔ وہاں جو برقعہ پہن رہی ہوتی ہیں اگر تو وہ مردوں کے حکم پر اتار رہی ہوتی ہیں۔ تب بھی غلط کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات کے خلاف مَردوں کے کسی حکم کو ماننے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر یہ عورتیں خود ایسا کر رہی ہیں تو مَردوں کے لئے بھی قابل شرم بات ہے ان کو تو انہیں کہنا چاہیے تھا کہ تمہارا ایک احمدی عورت کا تقدس ہے اس کی حفاظت کرو، نہ کہ اس کے پردے اترواؤ۔ پس ہر قسم کے کمپلیکس سے آزاد ہوکر مردوں اور عورتوں دونوں کو پاک ہوکر یہ عمل کرنا چاہیے۔ اور اپنے پردوں کی حفاظت کریں۔ ایسی عورتیں اور ایسے مردوں کو اس بات سے ہی نمونہ پکڑنا چاہیے کہ غیر مذاہب سے احمدیت میں داخل ہونے والی عورتیں تو اپنے لباس کو حیادار بنا رہی ہیں۔ جن کے لباس اترے ہوئے ہیں وہ اپنے ڈھکے ہوئے لباس پہن رہی ہیں اور احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور آپ اس حیادار لباس کو اتار کر ہلکے لباس کی طرف آرہی ہیں جو آہستہ آہستہ بالکل بے پردہ کردے گا۔ بجائے اس کے دین کے علم کے آنے کے ساتھ ساتھ روحانیت میں ترقی ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پہلے سے بڑھ کر پابندی ہو اس سے دور ہٹنا سوائے اس کے دوبارہ جہالت کے گڑھے میں گرادے اور کچھ نہیں ہوگا۔ پھر ایک حکم کے بعد دوسرے حکم پر عمل کرنے میں سستی پیدا ہوگی پھر نسلوں میں دین سے دوری پیدا ہوگی جیسا کہ پہلے ہی میں بتا آیا ہوں اور پھر اس طرح آہستہ آہستہ نسلیں بالکل دین سے دور

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''انسان اکیلی نماز زیادہ پڑھتا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے۔ (خطبات نور صفحہ 12-13)

طالبِ دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ کی مخلوق کے بارہ میں غور وفکر کیا کرو لیکن اللہ کی ذات کے بارہ میں نہ سوچو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے کیونکہ تم اس کی قدرت کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ (العظمة جلد 1 صفحہ 215 حدیث نمبر 4۔5 باب الامر بالتفکر فی آیات اللہ از عبداللہ بن محمد اصبہانی۔ دار العلمیہ ریاض)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی وافراد خاندان

ہٹ جاتی ہیں اور برباد ہو رہی ہوتی ہیں۔

پس کسی بھی حکم کو کم اہمیت کا حکم نہ سمجھیں۔ استغفار کرتے ہوئے اللہ کے آگے جھکیں تا کہ جہاں اپنی دنیا اور عاقبت سنوار رہی ہوں وہاں نئی آنے والی نسلوں کو بھی ہر قسم کی ٹھوکر سے بچائیں۔ نئی آنے والی، جماعت میں شامل ہونے والیوں کو بھی ٹھوکر سے بچائیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کے یہ عمل صالح ہی ہوں گے جو تبلیغ کے لحاظ سے بھی اور نئی آنے والیوں اور آپ کی نسلوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی آپ کو احمدیت کے لئے مفید وجود بنائیں گے۔ پس آپ سب نوجوان بچیاں بھی اور عورتیں بھی اپنے جائزے لیں اپنے اندر جھانکیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کس تعلیم کا پابند کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں کس تعلیم کا پابند کرنا چاہتا ہے، ہمارے اندر کیا روح پیدا کرنا چاہتا ہے اور ہم کس حد تک اس پر عمل کر رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آ کر عہد بیعت کرنے کے بعد کس حد تک اس کو نبھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اپنی نسلوں میں یہ روح کس حد تک پھونک رہی ہیں کہ آج دنیا کی نجات اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کرنے سے ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں پر عمل کرتے ہوئے ہم نے دنیا کو اس طرف لانا ہے تا کہ نیک اعمال کی وجہ سے دنیا کے فساد ختم ہوں۔ قرآن کریم ایک مکمل تعلیم ہے اس کو سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔ کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے دنیا کو اس طرف بلائیں، ایسے عمل دکھائیں تا کہ آپ کے اعلیٰ معیار دیکھ کر غیر عورتیں آپ سے راہنمائی حاصل کریں۔ دنیا کی عورتیں آپ کے پاس یہ سوال لے کر آئیں کہ گو ہم بعض دنیاوی علوم میں آگے بڑھی ہوئی ہیں بظاہر ہم آزاد ماحول میں اپنی زندگیاں گزار رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم دل کا سکون اور چین حاصل نہیں کر سکیں۔ ہمارے اندر ایک بے چینی ہے، ہمارے خاندانوں میں بٹوارہ ہے، ایک وقت کے بعد خاوند بیویوں میں اختلافات کی خلیج بڑھتی چلی جاتی ہے جس سے بچے بھی متاثر ہوتے ہیں اور سکون اور یکسوئی سے نہیں رہ سکتے۔ جب کہ تمہارے گھروں کے نقشے ہمارے گھروں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ تمہارے گھر ہمیں پرسکون نظر آتے ہیں۔ ہم تمہیں ماڈل سمجھتے ہیں۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم یہ سکون کس طرح حاصل کریں۔ یہ غیروں کو آپ کے پاس آ کر سوال پوچھنا چاہیے۔ پھر آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اُسے تم بھول رہی ہو۔ نہ مَرد اس پر عمل کر رہے ہیں، نہ عورتیں اُس پر عمل کر رہی ہیں اور وہ ہے اس کی عبادت کرنا اور نیک اور صالح اعمال بجا لانا اور یہ تمہیں حقیقی اسلام میں ہی نظر آئے گا۔ عورت کو ہمارے دین نے گھر کا نگران اور خاوند کے گھر کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی ہے۔ جب تک تم اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانو گی اور اپنی ذمہ داری نہیں سمجھو گی تمہارے ہاں سکون نہیں پیدا ہو سکتا۔ اور یہ تم لوگ جو اپنے آپ کو بڑا ترقی یافتہ سمجھتے ہو، بھول گئے ہو کہ خدا بھی ہے۔

پس آپ احمدی عورتیں کسی قسم کے احساس کمتری کے بجائے احساس برتری کی سوچ پیدا کریں۔ اپنی تعلیم کو کامل اور مکمّل سمجھیں۔ قرآن کریم کی تعلیم پر پوری توجہ دیں، اس پر کاربند ہوں تو آپ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کی راہنما کا کردار ادا کریں گی۔ ورنہ اگر صرف اس دنیا کے پیچھے ہی دوڑتی رہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور ہاتھ ملتی رہ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی قومیں عطا فرمائے گا جو اس کام کو آگے بڑھائیں گی۔ لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اُن پرانی نسلوں اور پرانے خاندانوں اور ان احمدی عورتوں کے ہاتھ میں ہی رہے گا جن کو مشکل وقت میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ پس آپ لوگ اپنے اندر یہ احساس ذمہ داری کبھی ختم نہیں ہونے دیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ آپ کو توفیق دے۔ پس اس نعمت عظمیٰ کی قدر کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے تا کہ آپ کا ہر قدم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جانے والا قدم ہو اور آپ اپنے پیچھے ایسی نسل چھوڑ کر جانے والی ہوں جو اگلی نسلوں کے دلوں میں بھی اللہ کے دین کی عظمت پیدا کرنے والی ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب دعا کریں۔

✡ ... ✡ ... ✡

رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو.... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۳۸)

اسی ضمن میں 11 نومبر 1938ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کیلئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے کے لئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین۔‘‘ (الفضل 15 نومبر 1938ء صفحہ نمبر 4)

بمطابق اعلان روزنامہ الفضل قادیان 29 نومبر 1938 مخلصین جماعت کا تحریک جدید کے آغاز سے ہی یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں سے گذر رہے ہیں جملہ معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے 20 رمضان المبارک یعنی 10 جولائی تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ ضلعی و مقامی امراء کرام، صدران و سیکرٹریان تحریک جدید اور مبلغ انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صد فیصد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 10 جولائی سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور 15 جولائی تک بذریعہ فیکس یا ای میل وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29 رمضان کی اجتماعی دعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
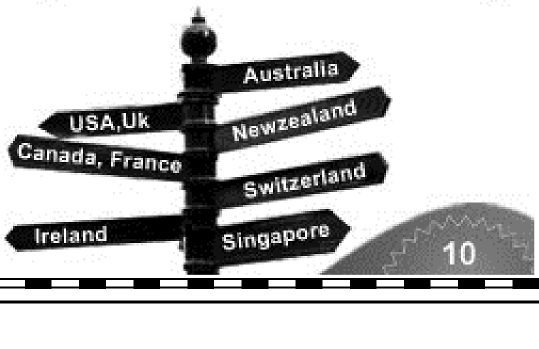

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7318: میں خلیل احمد خان ولد مکرم حبیب احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 1 ایکڑ بمقام اودے پور کٹیہ قیمت اندازاً -/12,00,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید اعجاز احمد آفتاب　　العبد: خلیل احمد خان　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7319: میں محمد عثمان ولد مکرم حافظ احمد حسن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2011 ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد انور احمد　　العبد: محمد عثمان　　گواہ: حافظ تاجر حسین

مسل نمبر 7320: میں صدیقہ بیگم زوجہ مکرم فاروق احمد قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-11-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد قریشی　　الامۃ: صدیقہ بیگم　　گواہ: وسیم احمد قریشی

مسل نمبر 7321: میں وارث احمد ولد مکرم رفیق مسیح صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 46 سال تاریخ بیعت 2006 ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان مع 4 مرلہ زمین بمقام حلقہ کاہلواں۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: طاہر احمد بیگ　　العبد: وارث احمد　　گواہ: حبیب اللہ

مسل نمبر 7322: میں پروین اختر زوجہ مکرم وارث احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2006 ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بالیاں ایک جوڑی طلائی بعوض حق مہر وزن 2 گرام 23 کیریٹ قیمت اندازاً -/5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وارث احمد　　الامۃ: پروین اختر　　گواہ: طاہر احمد بیگ

مسل نمبر 7323: میں وسیم احمد قریشی ولد مکرم فاروق احمد قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: وسیم احمد قریشی　　گواہ: طارق محمود

مسل نمبر 7324: میں طاہر احمد قریشی ولد مکرم فاروق احمد قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: فاروق احمد قریشی　　العبد: طاہر احمد قریشی　　گواہ: وسیم احمد قریشی

مسل نمبر 7325: میں رضوان احمد ولد مکرم شان محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شریف احمد ابن　　العبد: رضوان احمد　　گواہ: طاہر احمد بیگ

مسل نمبر 7326: میں روشن بیگم بنت مکرم فقیر محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-11-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد اسماعیل　　الامۃ: روشن بیگم　　گواہ: حبیب اللہ

مسل نمبر 7327: میں محمد اسماعیل ولد مکرم منگل دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 2009 ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حبیب اللہ　　العبد: محمد اسماعیل　　گواہ: طاہر احمد بیگ

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 رجون 2015ء بروز ہفتہ صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ زاہدہ طلعت صاحبہ (اہلیہ مکرم طلعت ظہور صاحب، کارشالٹن، یوکے)

16 رجون 2015ء کو 50 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم (سابق صدر جماعت حافظ آباد) کی بیٹی تھیں جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی رائس ملز میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، نظام خلافت سے انتہائی درجہ پیار کرنے والی اور بزرگان سلسلہ کا بے حد احترام کرنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ حضور انور کا خطبہ بہت التزام سے سنا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ افتخار بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم پیر محمد عالم صاحب مرحوم واقف زندگی، سابق کارکن دفتر PS لندن)

18 رجون 2015ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نرم مزاج، مہمان نواز، ملنسار اور ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آنے والی بہت نیک، شفیق اور بزرگ خاتون تھیں۔ جماعت کے ساتھ اور خصوصاً خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب دھاریوال (کینیڈا)

14 مئی 2015 کو کینیڈا میں 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری غلام حیدر صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کو خلافت ثانیہ کے دور میں معاون ناظر امور عامہ کے علاوہ خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ میں مختلف جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم بہت مہمان نواز، ہمدرد، شفیق اور ہر ایک سے محبت سے پیش آنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ بہت اچھے شاعر اور ادیب بھی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمد ادریس صاحب (نفیس نگر)

20 مارچ کو ربوہ میں اچانک وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1984ء میں آپ کو کچھ عرصہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت ملی۔ آپ نمازوں کے پابند اور ہمیشہ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ سب کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

(3) مکرمہ فوزیہ متین صاحبہ (اہلیہ مکرم سید طاہر احمد صاحب، دینہ ضلع جہلم)

8 مارچ 2015 کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم سید سردار شاہ صاحب مرحوم سابق امیر ضلع جہلم کی نواسی تھیں۔ آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ دینہ ضلع جہلم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ بہت ہردلعزیز، بڑی مہمان نواز اور ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہونے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سید بلال احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت سے لاہور میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرمہ بشیرہ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم لطیف احمد خان صاحب آف محمد آباد اسٹیٹ سندھ)

28 مئی 2015 کو تقریباً ایک سال کی علالت کے بعد 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، متوکل، غریب پرور، صابرہ وشاکرہ، کفایت شعار، بڑی دلیر اور ہر مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ کو خلفائے احمدیت کی تحریکات پر دو دفعہ اپنے طلائی زیورات پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح آپ اپنے گاؤں کی مسجد کی صفائی اور اس کی دیگر ضروریات کا بھی ہمیشہ خیال رکھتی رہیں۔ اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے علاوہ ان کی اچھی تربیت کیلئے کوشاں رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ وجنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوکے کی خالہ اور خوشدامنہ تھیں۔

(5) مکرم احمد دین صاحب (فیصل آباد)

16 اپریل 2015 کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ آف کریام صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ نیشنل بینک آف پاکستان کی مختلف برانچوں میں منیجر کے عہدہ پر فائز رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ مجلس شوریٰ کے بھی ممبر رہے۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، منکسر المزاج، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور فدائیت کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کے اطاعت گزار اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ آپ کو مطالعہ کتب کا بھی بے حد شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

٭...٭...٭

قارئین بدر کو ماہ رمضان
بہت بہت مبارک ہو (ادارہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 20

پیدا کریں ان کو زندگی کا حصہ بھی بنائیں۔ ایک تو عبادتیں ہیں اور عبادتیں جب ہم اس مہینے میں کریں تو پھر مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔ حقوق کی ادائیگی ہے ان کی طرف ہم توجہ اس مہینے میں کریں تو پھر مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ بندوں کے حقوق کے لئے غریبوں مسکینوں کی مدد کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر اپنے ہاتھوں کو اس قدر کھولتے تھے کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ عام حالات میں بھی آپ کی سخاوت کا معیار اس قدر بلند تھا کہ کوئی دوسرا ان تک پہنچ نہیں سکتا تھا تو پھر رمضان میں اس سخاوت کی مثال دینے کے لئے تیز آندھی کی جو مثال دی گئی ہے اس سے بہتر کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔ تو بہر حال یہ ضرورتمندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے جس کا آپ نے اعلیٰ ترین اسوہ قائم فرمایا۔

پس اللہ تعالیٰ ہر عابد سے ان اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتا ہے اور اس کا حکم دیتا ہے جو عاجز ہو کر ایک مؤمن کو ادا کرنے چاہئیں۔ ان حقوق کی ادائیگی کوئی یہ نہ سمجھے کہ بہت بڑی کوئی بڑائی ہے حقوق کی ادائیگی بڑائی نہیں بلکہ ہر مؤمن کا فرض ہے اور ان حقوق کی ادائیگی سے ہی عبادتیں بھی قبول ہوتی ہیں۔ جیسا کہ آیت میں واضح ہے ان حقوق میں والدین کے حقوق ہیں رشتہ داروں کے حقوق ہیں یتیموں کے حقوق ہیں مسکین لوگوں کے حقوق ہیں رشتہ دار قریبی ہمسایوں کے حقوق ہیں غیر رشتہ دار ہمسایوں کے حقوق ہیں مختلف موقعوں پر ساتھ رہنے والے اٹھنے بیٹھنے والے لوگوں کے حقوق ہیں مسافروں کے بھی حقوق ہیں اور جو ہمارے زیر نگیں ہیں جو ہمارے پر انحصار کرنے والے ہیں ان کے بھی حقوق ہیں۔ گویا کہ اس ایک آیت میں تمام انسانیت کا خیال رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کا احاطہ کر کے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا دی اور بلکہ حکم دے دیا۔

والدین کے حقوق کے بارے میں قرآن کریم میں اور جگہ بھی ذکر ہے بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا ان کا خیال رکھنا اولاد کا فرض ہے اور یہ کوئی احسان نہیں ہے رشتہ داروں کے حقوق ہیں اس بارے میں اگر خاوند اور بیوی اپنے ایک دوسرے رشتہ داروں کے حق ادا کریں سسرالیوں کے حق ادا کرتے رہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو تو بہت سے جھگڑے گھروں میں ختم ہوتے ہیں اور پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو جائے۔ جن جن گھروں میں ایسی ناچاکیاں ہیں بہت سارے معاملات آتے ہیں ان میں غور کرنا چاہئے ان دنوں میں خاص طور پر اور بجائے ضد اور اَنا کے اپنے گھروں کو بسانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر یتیموں کی خبر گیری بھی ایک بہت اہم فریضہ ہے ان کو معاشرے کا کارآمد حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے ان کے حق کی ادائیگی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی اہمیت دی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں اکٹھی ہیں یعنی ہمارا بہت قریب کا ساتھ ہوگا۔ پس اس اہمیت کو جماعت کے افراد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔ پھر ضرورتمندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں علاج معالجہ کے اخراجات ہیں شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔ جماعت میں ان سب اخراجات پورے کرنے کے لئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے۔

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو محبت اور پیار کو پھیلاتی ہے صلح اور آشتی کی بنیاد ڈالتی ہے ماحول میں امن اور سلامتی پیدا کرتی ہے پھر ہم جلیسوں اور مسافروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم ہے۔ ان الفاظ میں حقوق کی ادائیگی کو میاں بیوی کے حقوق کی ادائیگی پر بھی حاوی کر دیا اور اپنے دوستوں ساتھیوں ساتھ کام کرنے والوں پر بھی پھیلا دیا اور افسروں اور ماتحتوں کا بھی اس میں احاطہ کرلیا۔ پھر وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ کہہ کر ہر قسم کے ماتحتوں اور زیر نگیں افراد کے حق کی طرف توجہ دلا دی اور یہ سارے حقوق ادا کر کے فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تمہارے میں تکبر اور فخر پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

پس یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے دنیا میں امن قائم کرنے سلامتی پھیلانے اور ہر قسم کے طبقے کے حقوق قائم کرنے کی۔ پس یہ دن جو ہمیں میسر آئے ہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے دن ہیں بلکہ خدا تعالیٰ خود ان دنوں میں ہمارے قریب آ گیا ہے اور ان لوگوں کو نوازنا چاہتا ہے جو اس کے بھی حق ادا کریں جو عبادت کا بھی حق ادا کریں اور اس کے بندوں کا بھی حق ادا کریں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہمیں عاجزی اختیار کرتے ہوئے ان تمام قسم کے حقوق کو ادا کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ یہ دن رمضان کے ایک خاص ماحول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں اور دوسری نیکیاں بھی بجالانے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ان سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اگر ہم نے اپنی عبادتوں کو مقبول کروانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا کہ وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ آپ نے ایک جگہ فرمایا جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادتوں کے ساتھ تمام دوسرے حقوق جو حقوق العباد ہیں وہ بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقی رنگ میں رحمان خدا کے بندے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو اس رمضان میں پہلے سے بڑھ کر پانے والے ہوں اور پھر مستقل زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب کالا افغاناں درویش مرحوم جنکی قادیان میں 4 جون 2015 کو وفات ہوگئی تھی اسی طرح مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب واقف زندگی سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ جنکی 18 مئی کو 98 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات ہوگئی تھی۔ ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تذکرہ فرماتے ہوئے جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی۔

٭...٭...٭

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 2 July 2015 Issue No. 27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

یہ دن جو پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور قبولیت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں میسر فرمائے ہیں ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جس جس کو جس جس بات پر فخر ہے یا جو چیز ہمیں ہماری عاجزی اور انکساری میں بڑھانے میں روک ہے یا جو چیز بھی ہمارے ماحول میں ہماری وجہ سے بے چینی اور فتنے کا باعث بن سکتی ہے اسے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 26؍جون 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ پس آپ چاہتے ہیں کہ جماعت میں عملی تبدیلی پیدا ہو۔ جب آپ نے فرمایا کہ قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے اس کا مطلب ہے کہ صرف باتوں تک ہی نہ رہو۔ یہ نہ ہو کہ جہاں اپنا مفاد دیکھو وہاں اپنی بات کو بدل لو۔ اپنے اخلاق کے معیاروں کو قائم نہ رکھ سکو بلکہ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل اور اپنے نفس کی اصلاح اور اسے ہمیشہ پاک رکھنا اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو اور جب یہ ہوگا تب ہی آپ کی بیعت میں آنے کا حق ادا ہوگا اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔

پس ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیشہ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔ گزشتہ خطبہ میں میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم قبولیت کے نظارے دیکھنا چاہتے ہو دعاؤں کی قبولیت کے تو فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ۔ اس پر عمل کرو میرے حکموں کو قبول کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرنا کیا ہے یہ ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنا ہے۔ پس رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار حکم دیئے ہیں ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے ہمیشہ ہمیں تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے۔ اس وقت ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے احکامات دیئے ہیں بعض باتیں پیش کرتا ہوں جو جہاں ہمارے نفس کے تزکیہ میں کردار ادا کرتے ہیں وہاں معاشرے میں پیار محبت اور امن کی فضا پیدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا۔ اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں نرمی سے وقار سے چلتے ہیں تکبر نہیں کرتے اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

پس مختصر طور پر اس عظیم اخلاقی اور روحانی انقلاب کی تعلیم کا نقشہ کھینچ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور آپ کے ماننے والوں نے آپ کے صحابہ نے ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کیا۔ وہ زمانہ جب دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی اور شیطان کے پنجے میں جکڑی ہوئی تھی اَنا اور خود پسندی اور تکبر اور فتنہ وفساد نے دنیا کو تباہی کے گڑھے میں پھینکا ہوا تھا اس وقت انسان کو اعلیٰ اخلاق اور عاجزی اور انکساری کا نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درس دیا بلکہ ایسے انسان پیدا ہو گئے جو اس آیت کی عملی تصویر تھے۔ آج بھی دنیا کی یہی حالت ہے اور اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیج کر ایسے عباد الرحمن لوگوں کی جماعت بنانے پر مامور کیا ہے آپ کو۔ پس آپ کی جماعت کی طرف منسوب ہونے والے ہر شخص کو اس معیار کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ عباد الرحمان کے بارے میں جیسا کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا ۔ کہ زمین پر آرام سے وقار سے عاجزی اور تکبر کے بغیر چلتے ہیں۔

پس رمضان جس میں اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں دیتا ہے کہ اس میں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی بندوں کے قریب تر آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر آنے سے مراد ہے کہ نیک عملوں کی بڑھ کر جزا دیتا ہے دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ پس ہر ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو ہر احمدی کو جو حقیقی مسلمان ہے جس نے عبد رحمان بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت کی ہے اپنے جائزے لیتے ہوئے عاجزی دکھاتے ہوئے تکبر کو ختم کرتے ہوئے اپنے معاشرے میں اپنے گھر میں اپنے ماحول میں جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو پھیلانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں اپنا اسوہ ہمارے سامنے قائم فرما کے دکھایا اور مختلف مواقع پر نصائح بھی فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ اس حد تک انکساری اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

ایک مرتبہ ایک یہودی نے حضرت موسیٰ کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی تو مسلمان نے سختی سے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے بلند ہے۔ اس پر وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرتا ہے کہ اس سے میری دل آزاری ہوئی ہے تو تمام نبیوں کے سردار نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فوقیت نہ دو۔ یہ ہے وہ عظیم اسوہ جس سے معاشرے کا امن قائم ہوتا ہے۔ پس یہ ہے وہ جواب ان لوگوں کے لئے بھی جو اس امن آشتی اور صلح کے بادشاہ پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی اسوہ ہے اور سبق ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم اور بربریت کی وارداتیں کر رہے ہیں لیکن ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اس وقت اس عملی دنیا میں ان الزام لگانے والوں کے الزاموں کو ردّ کرنے کی ذمہ داری ہمارے سپرد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں انسان کی کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو یعنی خدا سے کرو۔ جس قدر دنیا میں انسان کسی سے محبت کر سکتا ہے یا محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔ پس یہ وہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ ان دنوں میں اس کوشش کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تکبر کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ صرف ذاتی خواہشات نہ ہوں اور مقصد نہ ہو کوئی کہ مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے بلکہ فرمایا کہ اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ نفسانی خواہش پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے لئے راہ نکل آتی ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ اس جگہ رزق سے مراد صرف روٹی نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں ہیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

پس یہ دن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور قبولیت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں میسر فرمائے ہیں ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس جس کو جس جس بات پر فخر ہے یا جو چیز ہمیں ہماری عاجزی اور انکساری میں بڑھانے میں روک ہے یا جو چیز بھی ہمارے ماحول میں ہماری وجہ سے بے چینی اور فتنے کا باعث بن سکتی ہے اسے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا وجود ہر جگہ سلامتی پھیلانے والا وجود بن جائے نہ کہ بے چینی اور فساد پھیلانے کا ذریعہ۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی سلامتی پھیلانے کی وسعت اور تکبر سے بچنے کے لئے دوسری جگہ ان الفاظ میں حکم فرمایا ہے۔ فرمایا کہ وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَمَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شرک سے روکنے کے بعد بعض حقوق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ رمضان جہاں عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے۔ پس ان دنوں میں ان حقوق کی ادائیگی بھی ایک مؤمن کا فرض ہے اور ان دنوں میں اگر عادت پڑ جائے تو اصل میں تو یہ ادائیگی ہمیشہ کے لئے ہے جو انسان کو کرنی چاہئے ان حقوق کی لیکن یہ مہینہ ایسا ہے جس میں ہم عادت ڈال سکتے ہیں۔ اگر یہ ادائیگی نہیں تو صرف عبادتیں مؤمن کو ان تمام مقاصد کا حامل نہیں بناتیں جو رمضان کا مقصد ہے۔ اصل مقصد تو یہ ہے کہ یہ پاک تبدیلیاں جو ہم

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad